بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
باہتمام تام راجی رحمت رب ابو الحسنات قطب الدین احمد ماہ ستمبر ۱۸۹۰ء بار اول

دیباچهٔ مثنوی صبح تجلی از نتایج افکار طبع همایون منشی محمد اکرام الله صاحب
المعروف به منشی الکاکوروی متخلص به افسو

[illegible] سخن صبح بیانم را — پر جبریل گردان خامهٔ عنبر فشانم را
زبانم مهر صبح کیست شام افروز بیتابی — که جای ذره در پرواز دارد استخوانم را
خمار نشئهٔ او انتظار ساقی کوثر — چه می پرسی شراب ساغر پیمانم را
مکانم نقش پای ساکنان لامکان باشد — توان دریافتن از بی نشان نام و نشانم را
کلام من بفهم هر کس و ناکس نمی آید — زبان از غیب می باشد دهان بی زبانم را
براق فکر برق آهنگ آهنگی دگر دارد — چه سنجی تا درین میدان که میگیرد عنانم را
اگر افسانهٔ رنگین من چشم جهان بندد — خیال سحر ساحر باد افسون بیانم را

تجلی صبح سخن بر پیشانی مطلع خداوندیست که عابد شب زنده دار راه سینه افروز داغ نیاز اوست
و زاهد خشک مزاج آفتاب سوختهٔ گرمی سوز و گداز او

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حال ولادت اصبح اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سنہ ۱۲۸۹ ہجری

بیضاوی صبح کا بیان ہے — تفسیر کتاب آسمان ہے
ہے خاتمۂ شبِ دل افروز — دیباچہ نگار نسخۂ روز
آثارِ سحر ہوئے نمایاں — سیپارہ لیے ہوئے ہے دوران
والیل کو ختم کر چکا ہے — آمادۂ دور والضحیٰ ہے
عنوان فلک ہے ذرِّ منشور — لوح زریں سورۂ نور
اطرافِ بیاضِ مطلعِ صاف — والفجر کے حاشیے پہ کشاف
معمورۂ دہر تا بیابان — ہمطالعِ کشورِ بدخشان
ہر دشت ہے مثل دشت ایمن — ہر کوہ برنگِ طور روشن
عالم میں ہے آفتاب تاثیر — آبِ حلب و ہوائے کشمیر

ہنگام سپیدۂ سحرگاہ
ساعات مین روز و شب کے واللہ

اک مخبر صادق البیان ہے
پیغمبر آخر الزمان ہے

کیفیت وحی مین ہے بلبل
ہے وقت نزول مصحف گل

سبزہ ہے کنار آب جو پر
یا خضر ہے مستعد وضو پر

نوبت ہے صدائے قمریان کی
تیاری ہے باغ مین اذان کی

محو تکبیر فاختہ ہے
قد قامت سرو دلربا ہے

اک شاخ رکوع مین رکی ہے
اور دوسری سجدہ مین جھکی ہے

سوسن کی زبان پر مناجات
جاری لب جو سے التحیات

تسبیح شگوفہ یا مصوّر
تحمیدۂ تاک رب اغفر

پھیلی ہوئی بوئے گل چمن مین
اور صلّ علیٰ کا غُل چمن مین

غنچے مین ہے خامشی کا عالم
یا صوم سکوت مین ہے مریم

کیاری ہر اک اعتکاف مین ہے
اور آب روان طواف مین ہے

پابند زکوٰۃ نامیہ ہے
کانٹا زر گل کو تولتا ہے

لایا یہ مجاہد صبا رنگ
نافرمان ہو رہا ہے چورنگ

سالک ہے چمن مین نہر موزون
مجذوب ہے شاخ بید مجنون

ہر صوفی صاف دل صنوبر
تحریک نسیم حالت آور

ہر تخم بہ خلوت آرمیدہ
ہر ایک ثمر خدا رسیدہ

ابدال میں برگ و نخل اوتاد | ہے نعم العبد سرو آزاد
خدمت میں بہار کی صبا ہے | سبزہ سنبل کا بالکا ہے
سجادہ بدوش لالہ یکسو | یک سو شب زندہ دار شبّو
ہے استغراق نیلوفر کو | پاس انفاس ہے سحر کو
سیفی جو زبان خار پر ہے | نرگس کی نگاہ میں اثر ہے
وحدت ہے چمن میں مغز تا پوست | صادق ہے بہار پر ہمہ اوست
غنچہ نہ رہا تو گل ہوا ہے | واصل ہے جیسے یہاں فنا ہے
کہتا ہے اشارتاً بجا لو | مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا
خرقہ ہے نصیب یاسمن کو | عمامہ ملا ہے نارون کو
پیرایۂ نور میں سمن ہے | سلطان مشائخ چمن ہے
عطار شمیم گلستاں کی | ہم مرتبہ فرید بوٹی
پھولوں میں ہے یوں گلاب خوش آب | جیسے قطبوں میں قطب اقطاب
کیوڑا گلزار پر فضا میں | غوث الثقلین اولیا میں
ہر شمع خموش فکر میں ہے | ہر طائر شوخ ذکر میں ہے
شورش میں قلندرانہ قمری | اور چشتی سبز پوش طوطی
ہے خواجہ نقشبند سجادہ | طاوس خلیفۂ [illegible] اقد
ہر کبک دری خلیفہ آزر | [illegible]

اعجاز نسیم صبحدم ہے — انفاس مسیح کی قسم ہے

عالم میں وہی ہوا سی چلتی — جو صبح الست کو چلی تھی

تنزیہ سے مست نغمہ ہو — ہنگامۂ لا الٰہ ہو سر

باشان و شکوہ جلوہ فرما — شاہنشہِ تخت گاہِ الا

سامانِ ظہور کی ہو تمہید — قدرت پہ ہو رہی ہو تاکید

فیضِ روح القدس عیاں ہو — افشائے رموزِ کن فکاں ہو

آئینہ ہو چار سوئے عالم — لبریز تجلیات پیہم

ہر قطرہ ہو جوشِ بحر در بر — ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر

وہ شان ہو آج رنگ و بو کی — مصداق ہو جل شانہ کی

لو جینے حباب کو عطا کی — آبِ حیواں کی نہر جاری

فرمان بقا کے مستند ہوں — احکام فنا کے مسترد ہوں

کثرت وحدت میں ہو کے فانی — حاصل کرے عمر جاودانی

مہمانِ حدوث کا قدم ہو — امکان پہ وجوب کا کرم ہو

سب اپنی تازہ روپ دکھلا کے — ہر شاخ خمیدہ راست ہو جائے

اسرافیل اپنی صور لائیں — پھر رنگ رمیدہ کو جتائیں

عزرائیل اب کریں نہ ڈرا — ناکارہ کے رہیں عدم کا

اللہ اللہ کیا سماں ہے — ہر شئی کو حیات جاوداں ہو

سرسبزی ہے باغ میں جنان کی
آمد ہے بہار بے خزان کی

لوح و قلم ادیب تقدیر
محو خط نسخ عالم پیر

ایام کا بخت پھر جوان ہے
پھر عہد شباب آسمان ہے

ہستی و عدم میں ایک کی ہے
لاشے کے بھی لب پہ آج نے ہے

کیفیت سرمدی سے سرشر
رنگین طبعان محفل نور

رضوان نے کہیں سبیل رکھی
ہر کوزے میں سلسبیل رکھی

تیار کیے بحکم باری
میکائیل اک طرف نہاری

آئی لیے ساغر و صراحی
کوثر سے بھری ہوئی صبوحی

گلدستے بہشت نے بنائے
جبریل درود پڑھتے آئے

بیٹھے ہوئے ہیں خوشی سے پھولے
غلمان لیے ہار نور گجرے

خاکا ہے زمین میں آسمان کا
نقشا ہے مکان میں لامکان کا

گویا اوتر آئی ہے زمین پر
مینا بازار چرخ اخضر

نازل ہوئے عرش سے فرشتے
سب حی علی الفلاح کہتے

حاضر ہوئی روح پاک آدم
دوران نے کہا کہ خیر مقدم

ہم رنگ ارم زمانہ بشگفت
طوبیٰ لک یا ابا البشر گفت

انوار ہیں نوح کے نمایاں
یا ابر کرم کا جوش طوفان

رحمت کے لباس میں چپ و راس
شیث و ادریس و خضر و الیاس

خاتم پہ لکھے تھے سلیمان — نقش تسخیر جن و انسان

بسم اللہ صاد صبر ایوب — الحمد کتاب شکر یعقوب

یوسف مع عزت و مناصب — یونس مع ماہی و مراتب

داؤد لیے زبور پہونچے — موسیٰ مع شمع طور پہونچے

کعبے مین خلیل کا ہی جلوہ — جھٹ کرنے لگے خدا کا سجدہ

اسحٰق مع ذبیح آئے — لقمان مع مسیح آئے

تھے حسن فروش و جلوہ مشتاق — ارواح کے ساتھ ساتھ اخلاق

انواع محاسن و کمالات — اقسام صفات و عمدہ حالات

جو کچھ ابتک ہوا ازل سے — ہونے والا ہے جو کچھ آگے

ہر نکتۂ جان فلسفۂ ناسوت — راز ملکوت و سر لاہوت

توحید کی شان راست بازی — تجرید کی وضع بے نیازی

استغنا ہم رکاب تسلیم — اقبال کے ساتھ تخت و دیہیم

دانش دانا سے سر مکنون — سرمایۂ نازش فلاطون

وہ نظم فصیح جسکا سحبان — طفل ناخواندۂ دبستان

وہ دولت و جاہ روز افزون — جسکے بندون مین تھا فریدون

حاتم کا وصف جود کامل — عدل نوشیروان عادل

حکمت مفتاح قفل مقصود — عالم آئینہ وجود معبود

ہر گوہر قلزم ولایت — ہر نیر مطلع ہدایت

صدیق کا صدق و استواری — عثمان کا علم و بردباری

آوازہ عمر کی صاحبی کا — اور دبدبہ مرتضیٰ علی کا

ریحان بہشت روح پرور — خلق حسن شگفتہ منظر

رنگینی لالہ زار ایمان — جانبازی سید شہیدان

آثار مجاہدین ابرار — انوار مہاجرین و انصار

مقبولی بایزید و ادہم — محبوبی خاص غوث اعظم

عرفان ابوسعید و کرخی — روشندلی جنید و شبلی

گستاخی عاشقان مغرور — رسوائی دار و گیر منصور

عشق آفت عاشقان جانباز — حسن آئینہ تجلی ناز

مجنون و ہجوم حسرت دل — لیلی مع ساربان و محمل

القصہ یہ دیکھ کر تماشا — حیرت ہوئی اسکے جلوہ فرما

کہتی ہوئی کیا ہے آج سامان — کھلتا نہیں کچھ یہ سر پنہان

خورشید فلک سکے سائبان مین — یوسف ہر غبار کاروان مین

خلوتگہ حسن ہے زنانہ — اور جلوۂ صبح شاہانہ

ڈوبے ہوئے رنگ پیرہن کے — نکھرے ہوئے روپ تن دلہن کے

خورشید ظہور کا شرف ہو — معراج نظر کو ہر طرف ہو

مظہر کا خطاب میرزا ہے — منظر کا لقب ابوالعلا ہے

شبنم کو دم فلک تابی — مٹی مین کمال بوترابی

ہر قطرے مین آب و تاب گوہر — ہر موج شعاع مہر انور

آفاق مین ہے تجلی نور — یا شان نزول جلوۂ طور

کرتا ہے فلک سجود پیہم — مائل بزمین ہے عرش اعظم

اونچی ہوئی یہ مکان کی کرسی — سب کھلگئی لامکان کی قلعی

مرکز کو چلی گئی ہے کیا نار — آتشکدے گل ہوے جو یکبار

پانی طوبے کی جڑ مین پہونچا — جو خشک ہوا ہے بحر ساوا

ہر خاک کی طبع مین روانی — جو دشت سماوہ مین ہے پانی

چلتے ہین یہ کس ہوا کے جھونکے — ہوش اوڑتے ہین جنسے کاہنونکے

باندہا وہ قضا نے معن کا لام — ابلیس کی فوج مین ہے کہرام

ہے مہر سکوت بر دہان ہے — بتخانون مین شور الامان ہے

کسکی شوکت کا زلزلہ ہے — قصر کسری جو ہل رہا ہے

ہے کسکو خطاب ایزد پاک — لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

کم نور وجود مین عدم ہے — آغوش حدوث مین قدم ہے

ہے فرش پہ عرش کی تجلی — کہتی ہوئی لا الہ غیری

ہے قبلہ ہر ایک سمت پرنور ہر بیت ہی مثل بیت معمور

ہر نقص کمال کا سزاوار ہر جزو مین عقل کل کے آثار

گیا رنگ قبول جلوہ گر ہی ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے

ہے چاندنی ایک ماہ پیکر سورج نکھی آفتاب انور

اورنگ نشین باغ ہی گل اور مفت ہزاریون مین طبل

ذی حکم خزانہ اشرفی ہی صد برگ کا اسم پانصدی ہی

عباسی کو دعوی فتوت داودی کو شبہہ نبوت

ہر دانہ ہے عابد سحر خیز ہر ذرۂ خاک شمس تبریز

القاب نسیم دامن دشت مخدوم جہانیان جہان گشت

خالق کا کرم ہے فیض گستر بخشش کا صلائے عام گھر گھر

روے حسنات سوے ابرار چشم رحمت سو گنہگار

ہے فکر مین عابدونکی طاعت محسن کی تلاش مین شفاعت

جیسی اِسدن سحر ہوئی ہی ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہی

این نسخہ چہ انتخاب دارد این صبح چہ آفتاب دارد

ناگاہ بجلوہ عبارت پیدا ہوئی غیب سے بشارت

یہ صبح سعادت جہان ہی نوروز بہار جاودان ہے

مفتاح خزینہ ہاے اسرار مصباح تجلیات انوار

ہو بدر کمال اوج تشبیہ
لبریز جمال مہر تنزیہ

نازل ہے زمین پہ کبریائی
بندے کی لباس مین خدائی

اسوقت دیار مین عرب کے
مطلع سے تجلیات رب کے

برج شرف قریشیان مین
اور ہاشمیون کے خاندان مین

کعبے کی زمین نامور سے
اور عبد المطلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا
بے پردہ و بے نقاب چمکا

پیدا ہوے سرور دو عالم
پیدا ہوے فخر نوح و آدم

محبوب خدا نبی مرسل
صبح دو مین روز اول

شاہنشہ انبیا محمد ﷺ
تاج سر اصفیا محمد ﷺ

پیدا ہوے حضرت پیمبر
صبح قدرت کے سعد اکبر

واللیل اشارتے ز مویش
والشمس عبارتے ز رویش

خورشید سپہر دین محمد ﷺ
نور عین الیقین محمد ﷺ

پیدا ہوے قبلۂ طریقت
پیدا ہوے کعبۂ حقیقت

مقصود ازل اجل و اعلیٰ
منظور حضور حق تعالیٰ

سلطان فلک حشم محمد ﷺ

مہر عرب و عجم محمدؐ

پیدا ہوئے بادشاہ ذی جاہ — آرائش تخت لی مع اللہ
عین عرفان و مردم عین — ابروئے جبین قاب قوسین

جان و دل مرسلین محمدؐ
روح روح الامین محمدؐ

پیدا ہوئے خاتم النبیینؐ — وہ سید فرمان عز و تمکین
بااسم احمد بلا اسم — شایستہ صد صلوٰۃ و تسلیم

گنجینہ اصطفا محمدؐ
آئینہ حق نما محمدؐ

محو رضوان حق روانش — آل و اصحاب و پیروانش
کیفیت وجد ہیں ہراب ذوق — گوشا ہے خطیب خامہ شوق

ہے ذکر ولادت پیمبرؐ
اَعْلٰی اَوْلٰی اَھَمّ وَ اَکْبَرْ

## قطعات تاریخی

قطعہ تاریخ اختتام طبع مولوی محمد احسن احسن اللہ الیہ الصمد لصمدو
لکھیم پور ضلع کھیری باور خرد مصنف

اعجاز نظم کسانیکہ منکر اند — احسن کلام حضرت حسن بدیدہ اند — صد بار خوانده واند ہزار آفرین و

روزیکه آب و رنگ سخن آفریده اند
المنة که سدره نشینان اوج فلک
آنانکه صافی و درد معانی چشیده اند
جوشش بهار حسن معانیست در نظر
در راه شوق آمد مضمون دیده اند
از هوش طالبان بهار آشنا شنیده اند

استاد و هم برادر و هم قبلهٔ من است
بر شاخ رفعتش ثمر نارسیده اند
صبحے شد آشکار که رنگین طلب بیان
بیتاب اضطراب دل آرمیده اند
ز آب صفای بندش ترکیب دلکشا
دیوانگان صبح گریبان دریده اند

در بارگاه فکرتمش برگزیده اند
این نسخه را بدیدهٔ انصاف بنگرند
از باده های وجد صبوحے کشیده اند
از خویش رفتگان بهار گل سخن
بر صفحهٔ نگاه خود آئینه چیده اند
تاریخ سال او ز لسان سروش غیب

صبح بهار آمد مضمون شنیده اند
۱۲۹۶ھ

## قطعهٔ تاریخ از نتائج طبع شاعر نازک خیال سید علی نقی صاحب رئیس قصبه کرہل ضلع مینپوری نائب انسپکٹر مدارس ضلع مذکور

این مثنوی لطیف و رنگین
در نعت رسول پاک یزدان

بنوشت چو محسن سخندان
دی شب نقی از برائے تاریخ

در وصف بهار آفرینش
بودم سر فکر در گریبان

ناگاه بگفت هاتف غیب
گو "کهنه نمود نظم حسان"
۱۲۹۶

## قطعهٔ تاریخ از منشی محمد وزیر خان خوشنویس منصرم مطبع مفید عام آگره

مثنوی حضرت محسن نے لکھی
مہر تابان مہ انور یہ ہے
قابل صلِ علیٰ ہر ہر بیت
لڑی موتی کی سراسر یہ ہے

حال پیدائش سرور یہ ہے
چشم انصاف سے دیکھا جو اگر
نظم حسان سے بہتر یہ ہے
چشمۂ فیض یہ ساری ہے کتاب

شب مہ صبح تجلی ہے یہی
خوب تصنیف سخنور یہ ہے
وہ جو معنی ہیں پڑے اسمیں
کہیں زمزم کہیں کوثر یہ ہے

ہی نجات اس سے گنہگار کو بھی کیجیے غور تو و تقریر ہے
رحمت شافع محشر یہ ہے مصرع صبح تجلی کو ذرا
مختصر گو ہے یہ ظاہر میں لیکن دیکھ کیا نسخۂ اطہر یہ ہے

کیون نہ ہاتف کہے اسکی تاریخ ذکر میلاد پیمبر یہ ہے
۱۲۸۹ھ

بسمہ تعالیٰ

## تقریظ مثنوی صبح تجلی از قلم شکستہ رقم احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

منشی صحیفۂ کائنات کے لیے اگر شعاع مہر قلم بنکر سواد شب سے فقرات حمد و ثنا لکھنے تو بھی ایک نقطۂ فہرست ستایش سے ادا نہو سکے تجلی صبح اوسکی بیاض قدرت کا ایک سادہ ورق ہے۔ اور نظم عقد پروین اوسکی کتاب آفرینش سے ہملوگون کے لیے پہلا سبق ۔ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۔ اور نعت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی بیاض گردن پر نور سے صبح تجلی نے رنگ ظہور پایا - اور نثر بنات النعش نے چار عنصر سے بڑھکر مرتبہ پایا ہے لکھنا امکان بشر نہین لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ ۔ اوسکی مدح مین آیا ہے اور اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۔ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے امابعد صوفی گمنام مہتمم مطبع مفید عام ارباب فضل و کمال کی خدمت مین

عرض کرتا ہے کہ یہ مثنوی صبح تجلی جسکا ہر ایک شعر شعری سے زیادہ منور
اور ہر ایک سطر سطر کہکشان سے بڑھکر ہے نقطے اگر ثوابت و سیارہ ہیں
تو جملہ اوراق ماہ پارہ سواد خط سے اگر شام عشرت نمودار ہے تو مضامین روشن
سے صبح تجلی آشکار تصنیف شاعر خوش قلم منشی عطارد رقم مہر سپہر
سخنوری ماہ فلک نکتہ پروری گوہر درج بلاغت اختر برج فصاحت جناب
مولانا مولوی محمد محسن صاحب محسن تخلص کاکوروی وکیل عدالت
دیوانی مینپوری مدظلہ العالی سے ایسی عمدہ طبع ہو کر مطبوع خلائق ہوئی
ہے کہ اس صبح تجلی کی قبولیت اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے
گردش دو شمس و قمر جبتک صبح کو تجلی سے ہم آغوش اور شام سحر کو
کاشانات میں ہمدوش رکھے اس مثنوی کا ہر ایک ورق ورق آفتاب
کی طرح پر نور ہے اور شہاب ثاقب کی صورت چشم حساد سے مستور آمین ثم آمین

این نامہ کہ خامہ کرد بنیاد
توقیع قبول روزیش باد

بتاریخ بست و سوم جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۲۲ اگست سنہ [illegible]ء

پیرایۂ اختتام در بر کشید

خاتمہ مثنوی صبح تجلی تراویدہ قلم معجز رقم مفتی

## محمد اکرام اللہ صاحب افسون مصنف دیباچہ مثنوی ہذا

### لمولفہ

گر فروزد نور من شمع شب دیجور من | مست عیسیٰ گشت موسیٰ بہائے طور من
رب ارنی از کجا و لن ترانی از کجا | میدمد صبح تجلی از دل پر نور من

بنام ایزد این چہ ہمایون مجموعہ ایست عرفان نمائے صد شبلی و جنید را بوجد
و حالت آورد یا گلدستہ معانی ست معرفت خیز ہزار بلبل شیراز را بجوش اندر آرد
نے نے عنبرین طبلۂ عطار معنویست وحدت بوے مولانائے روم و شیخ فرید ہمہ را
از خویش برد بل شمس تبریز را پیراہن پوست از تن بدر کشد۔ از ملفوظات
محی الدین سخن خداوند معانی رایگانہ و غشور۔ مولوی محمد محسن کہ منصور گردش را
ہر دم نالۂ انا الحق بر زبان ست پنبۂ باد منی از گوش خود نمایان فرود آرند الحق
کہ رضوان را فکرتار طرۂ حور در دل و سوزن مژۂ غلمان در دست و مشتری را
سودائے خریداری شکنجہ جوزا از چیست مگر در بند شیرازہ بندی ہمان ست اجزائے
حواس خویش را از ہم ریزہ غافل از اینکہ بہ ہر قدرت نقش این ستودہ کار بنام دگر
بستہ است کہ عرش آشیانست و والا پایگاہ۔ دارا و سکندر دربان کیوان خوابگاہ خداوند کارمن اگر

این نو آئین درود نخست از طبع لطیفہ گر ومن بود این لطیفہ گر و بیان باد
۱۲۹۱

تمام شد

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] | [illegible]

دریا سے روان ہے در نظم آج | یہ بحرِ خفیف بحر مواج

جاتا ہے کلیم آسمان تک | معراجِ سخن ہے لامکان تک

خلوت گہِ دل ارم سرشتہ | پرواز طبیعت اک فرشتہ

ہر گوہرِ قلزم تکلم | سیارۂ آسمان ہفتم

ہر حرف سفینۂ بانِ سوسن | گنجینۂ راز ہشت گلشن

ہر لمعۂ فکرِ طبع والا | شمعِ سرِ طاقِ عرش اعلیٰ

ہر گل میں ہے رنگ گلستان کا | ہر قطرے میں موج زن ہے دریا

ہر لفظ عروس پردہ گوش | [illegible]

مضمون نے روپ کی دلہن ہو
اک سادگی لاکھ بانکپن ہے

خطرہ نہیں سحر میں سخن کے
کھٹکا نہیں قفل میں دہن کے

بندش کی ادا ہو دستۂ گل
طرز تمکین ہے شور بلبل

نیرنگ دماغ رنگ تصویر
بیداری قلب خواب تعبیر

تحریر کے وضع میں تامل
تقریر کے دور میں تسلسل

مضمون کو ازدیاد کا شوق
مصرع کو ہو مستزاد کا شوق

منظور ادائے خوش بیانی
تشریح کتاب آسمانی

سرسبزی طبع نکتہ پرور
کشاف رموز خلد و کوثر

کاغذ میں سطور کا تسلسل
ہر کھیت میں چاندنی کے سنبل

شعبدۂ قلم کی شان اعلی
جنگل میں براق کے غزالا

تحریک انامل سخنگو
جبریل امین کا زور بازو

اندر رفعت طبع من چہ پرسی
ہر حرف کی عرش پر ہو کرسی

اک رات کی روشنی ہو دلمیں
چھٹکی ہوئی چاندنی ہو دلمیں

شب کیا کہ جہان کا بخت فیروز
عالم کا خلاصہ شب و روز

ایام کے گیسوئے مسلسل
آنکھوں میں نہ آسمان کے کاجل

ساعت ہو کمال بدر شب کی
شب ہو شرف مہ عرب کی

اندھیارے کے دیکھ لیں جو جالے
آئیں سر طور جانے والے

## آغاز روایت

بھیگی ہوئی رات آبرو سے
داخل ہوئی کعبے مین وضو سے
اوڑھے ہوئے لیلی گل اندام
شبنم کی ردا بقصد احرام
گویا کہ نہا کے آئی فی الحال
جھٹک جھٹک کر نچوڑتی ہوئی بال
کیا سعی صفا سے رنگ فق ہے
سر سے پا تک عرق عرق ہے
نامحرموں سے چھپا کے چہرا
پروین کو بنا کے منھ کا سہرا
آنچل کھلتا ہوا نہ جانا
انداز خرام صوفیانا
سناٹے کا دم انیس و ہمدم
انفاس ہوا رفیق و محرم
خوشبو وہ کہ ہار یاسمن کے
لپٹے ہوئے بالون مین دلہن کے
یا تازہ بسی ہوئی ختن کی
کلیان یوسف کے پیرہن کی
ناخن کی جگہ ہلال کی مد
دفتر سے طلوع کے مدارد
گرتے ہوئے ٹوٹ کر ستارے
ہین رمی جمار کے اشارے
قربان رہ ضرورت پڑی
ثور و حمل و سنبلہ تا جدی
قطبین کے سایۂ ضیا مین
مشغول دوگانے کے ادا مین
خلوت کے بجائے انجمن کو
پردے مین چھپائے ادمن کو
صورت مین غلام محترم کے
درپردہ طواف مین حرم کے

تیار کیے گئے ہیں ادا کو مشتون — دشتِ عرفات شکل مجنون

چشم [illegible] — آئینہ حیرت ہے تماشا

سکتے میں کیا یہ شکل کھلا ہے — اس بات کا رنگ رہ پہ کیا ہے

آنکھوں میں ہوا سمٹ کے یکجا — بیدار دلوں کا کیا سویرا

میدان نظر میں خلوت آبا — کس چشم سیاہ کا ہے پردا

دامان نگاہ بن کے پھیلی — کس دیدۂ منتظر کی پتلی

گل دار ہوئے ہیں سبز فانوس — پنجرے میں ہے طوطیوں کو طاؤس

واللیل کی زینت حواشی — تفسیر کہکشان کی

النجم کا یہ آسمان میں نقشہ — سوسن کی زمین میں بنفشہ

جگنوں کا ہوا میں یہ اشارا — ظلمت کا چمک رہا ہے تارا

تاریکی میں نور یا الٰہی — آنکھوں میں سما گئی سیاہی

ہر شے میں ہے وضع خوش ادائی — ہر رنگ میں شان دلربائی

ہر باغ نثار روے شب بو — ہر دشت شکار چشم آہو

ظلمت میں ہے نور کی تجلی — بکھری ہوئی طور کی ہر چوٹی

ہر ذرے سے ظہور نور مطلق — ہر دار میں شورش انا الحق

ہر قطرہ وضو کی فکر میں گم — ہر ذرہ کیے ہوئے تیمم

ہر سرو کو بندگی پہ ہے میل — ہر اگتے کی لو ہے قائم اللیل

ہر بزم طرب مین اتقیا جمع
قعدے مین لگن قیام مین شمع

کہتا ہے جھکا ہوا اندھیرا
ہو جائے قبول سجدہ میرا

سجادۂ چرخ نیلگون پر
تسبیح ہزار دانہ اختر

تاریکی ہے یان سے منزلون پر
پیدا ہے سواد کشور نور

ابر رحمت گھرے ہوئے ہین
کچھ رات کے دن گھٹے ہوئے ہین

نفرت ہے ستم کو آسمان سے
ہے تیر کھچا ہوا کمان سے

چلے مین ہے پیر قوس روپوش
عقرب کے ہے نیش مین بھرا نوش

گردون کو اسد کیے ہوئے زیر
چھوٹا ہوا نیل گاو پر شیر

رفعت کا ہوا ہے سکۂ جاری
میزان کے ہین دونون پلے بھاری

نوشاہ بنا ہوا ہے جوزا
ہو زیب کمر زری کا پٹکا

مریخ شہ بلند اختر
گردون کا لڑا ہوا مقدر

کیوان کو دم سکندری ہے
چمکی زہرہ کی مشتری ہے

ہر پستی ہے اوج سے ملاقی
ہر شان نزول کو ترقی

اعلے کی طرف ہے میل ادنا
پروانہ چراغ سے خبردار

شبنم کی ہے پر لگائے گلشن
بلبل سے کہو کہ پکڑے دامن

ذرونکی طرح نہ وحشت اڑ جائین
دیوانون سے کہو ہوش مین آئین

شمشاد نہین کسیکو بسمین
قمری نہ پڑی رہے قفس مین

ساحل ہوتا ہے خشک ڈر سے | نکلا جاتا ہے بحر بر سے

کنعان کے اوڑا ہے جوہر | دلو آج بنا کے ڈول جنتر

یونس سرِ حوت تک پہونچکر | سکا نہ بیٹھا مین ہر درم پر

مرغابی برق ابر مسکن | چٹک جائے نہ سنبلی کا خرمن

اوڑ جائے نہ سطح ارض الٰہی | سرطان یہ کرے نہ چوٹ ماہی

پامال زمین نہ آسمان ہو | پڑی نہ سڑک کی کہکشان ہو

ظاہر ہوے کسلیے یہ سامان | کیون اتنے عروج پر ہے دوران

کیون خاک کی اتنی ارجمندی | کیون پستی کی اسقدر بلندی

کیون شب کا یہ حسن روز افزون | کیون ہے یہ صبح اتنی موزون

محمول کا کسطرف ہے موضوع | مسند کو کیا ہے کسنے مرفوع

کیسکی خبر کا مبتدا ہے | موصول کہان کہان صلا ہو

ہین کس سے مضاف یہ عجائب | راجع ہے کدھر ضمیر غائب

ناگاہ خطاب وحی تنزیل | عالی لقب حضور جبریل

## مدح جبریلؑ

عقیان کرم کے ڈر منشور | قرآن شرف کے سورۂ نور

مانند دعا زمین پہ نازل | مانند دعا سپہر منزل

منشور اوامر و نواہی | عنوان صحیفۂ الٰہی

فہرست انبیا و اصفیا کے | تاریخ فرشتہ انبیا کے
درج گہر کلام باری | پیغامبر پیام باری
وارد ہوئے ابر سان زمین پہ | ساتھ انکے براق برق پیکر

## تمہید وصف براق

پہونچا ہے براق تک جو نامہ | دوڑا تھا ادہر اچھل پڑا ہے خامہ
شوخی پہ ہے تیز کلک رفتار | چلتا ہے سمند سن شیار
قطعین ہین سن سن میان انجم | ہر کڑی کی ہوئی ہے چوکڑی گم
جھکڑ مین سے ہے چار موج دریا | نقشہ سا ہرن ہے چوکڑی کا
مضمون کی جست مین ہے گرمی | یا جست کے تار مین ہے بجلی
ہان اے مرے خامہ سبک گام | آہستہ قدم بلکہ تھام
دو چار قدم وہ چل سنبھل کر | حرف نا ڈر کے بجا سکین فلک پر
کچھ ہو نہ سکے گا کچھ مگر خیر | لکھ وصف براق آسمان سیر

## صفت براق

چھوٹا سا فرس فرشتہ ہیکل | کھیت اوسکا بہشت خانۂ جنگل
مہ پارہ فلک سے آنے والا | اطلس کو کتان بنانے والا
ایوان چرخ سے نکلے وہ سبک رو | فانوس سے جسطرح کہ پرتو
شیشے سے پری چمن سے شبنم | سیپی سے گہر حباب سے دم

گلشن سے بہار جسم سے جان
آنکھون سے نیند دل سے ارمان

صحراے شہود مین رم غیب
چلتے ہوے راہ عالم غیب

محو روش فراغ بالی
مشتاق خرام لا ابالی

آدم سے ملک تک ایک رم مین
امکان سے قدم تک اک قدم مین

شوخی مین سلوک شوق کا حال
رفتار مین جذب عشق کی چال

نیرنگ طلسم حیرت آئین
یا گنج روان دولت دین

اقبال کا یا کہ بال دیگر
یا روح امین کا تیسرا پر

یا دیدہ منتظر مین نقشا
اوڑتی ہوئی وصل کی خبر کا

## ورود جبرئیل و براق بر آستانہ شریف

بالجملہ وہ دونون محرم قرب
پروانہ و شمع عالم قرب

یون آے ہو جسطرح سے عاجل
پروانہ چراغ کے مقابل

یا جیسے کہ عاشقان مضطر
اپنا خط شوق آپ لیکر

حاضر ہوے اوسکے آستان پر
جسکا کہ مکان ہی لامکان پر

## نعت

محبوب خدا انس و جان کا
مقصود رموز کن فکان کا

امکان کے گھر کا ابر نیسان
دریاے قدم کا شاخ مرجان

صانع کے قلم کا رنگ ایجاد
بندون کے چمن کا سرو آزاد

ایمان کی سند کا نقش خاتم
آغاز ازل کی ابتدا کا
تشبیہ کے آئینے مین تمثال
ہاشم کی کلاہ مین گل تر
منظور اشارہ فلک پر
نور القمرین والکواکب
رونق دہ ایمن تجلی
لاہوت مقام و عرش مسند

عرفان کے نگین کا اسم اعظم
انجام ابد کی انتہا کا
تنزیہ کی سلطنت کا اقبال
دامن مین قریشیون کے گوہر
قائم بمقام قم فانذر
خورشید مشارق و مغارب
شمع تہ دامن تجلی
شاہنشہ انبیا محمد

## درود

تا دور زمانہ ہو نہ باشش
اوس وقت وہ دفتر معانی
رکھتا ہی تھا قدم زمین پر
تھی خاک وہان کی گل بدامن
راحت تھی نیاز مند سرکار
رحمت کی ردا سے مہ گستر
رنگینے فیض عام قالین
ہم غافلون کا خیال ہر لب

تسلیم خدا و احمد امش
تھا داخل بیت ام ہانی
نازان تھا مکان اوس مکین پر
اوس حجرے کا تھا چراغ روشن
تھا خواب کا بخت خفتہ بیدار
گلگون و لطیف و صاف بستر
خاطر کا گداز شمع بالین
آرایش دہ ہاے محفل

تھی چاندنی کی بساط ہی کیا | ہوتی جو وہ فرش بزم والا
کیا بال ہما کے بالش پر | تکیہ سرِ پاک کا خدا پر
خضر رہِ حق مقیم منزل | سوتی ہوئی آنکھ جاگتا دل
دریائے رواں بہ ننگ گوہر | غنچے کے لباس مین گلِ تر
آداب سے آپ کو اوڑھایا | یا اپنے نصیب کو جگایا
بیدار ہوئی جو چشم حق بین | آہو ہوئی شکل خواب شیرین
دیکھا کہ عجیب ماجرا ہے | گھر برج قمر بنا ہوا ہے
انشائے رموز غیب مخبر | ہونیکا نہین یہ دن کبھی پھر
سونا کبھی ہو نہ یہ جگانا | لیتا رہے کروٹین زمانا
طالع مین نہین یہ شب کسیکے | اختر سو بار سوکے جاگے
ہوگی نہ یہ پھر زمین کی توقیر | مٹی ہو ہزار بار اکسیر
انوار کا ہے ورود پیہم | تارونکی برس رہی ہو شبنم
نازل سوئے عالم مجازی | امواج محیط بے نیازی
جبریل ہین اور براق بھی ہے | قاصد بھی ہے اشتیاق بھی ہے
تحریک نسیم و صبح صادق | کشتی سبک و ہوا موافق
کوسون سے رسول روح پرور | آیا ہے ہوائے شوق لیکر
آنا ہے طلب کا استعارہ | بردن کا ہے آمدن اشارہ

یعنی اوٹھے کہ بحر ہے جوش — کوہ سکے لیے ہے کہ کوہ سے آغوش

اوٹھیے کہ چمن ہرا بھرا ہے — طوطی بلبل کا بولتا ہے

اوٹھیے کہ ہو بات فیض مفتوح — ہو طالب جسم عالم روح

اوٹھیے کہ نگاہ چشم تقریب — ہو منتظر جمال تشبیب

ای محمل شوق منزل ذوق — ای شاہد ذوق محمل شوق

اے ہمت طالبان مطلوب — ای جان حبیب و شان محبوب

تھی دل سے تجھے طلب خدا کی — ہر لحظہ تھی یاد کبریا کی

اب اوسکی طلب کا ہو تقاضا — ہو یاد مین تیری حق تعالی

دیکھو اوٹھکے بہار منزل صدر — ای امشب و ہر شبیت شب قدر

کر سیر مقام قدس کی آج — ای امشب و ہر شب تو معراج

عرش آپ کا منتظر ہے چلیے — خاطر کو سنبھالیے سنبھلیے

پاکر یہ اشارۂ کرامت — کی شوق نے شورش قیامت

سننے سے جگر چلا اوچھل کر — شادی سے ہزار ہاتھ اوچھل کر

فرحت سے ہوا یہ قلب بیتاب — آئینہ دکھا رہا تھا سیماب

پہونچا دل بیقرار سرور — سو بار زمین سے آسمان پر

## تشریف آوری بیت اللہ

اوٹھ کر وہ خدا کا آرزومند — لب تشنۂ شربت شکر خند

[illegible]

آیا پئے آبروئے کعبہ مانند خلیل سوئے کعبہ

محبوب خدا لیے عجب ڈھب کا مہمان ہوا خدا کے گھر کا

اوس گھر مین پہ تھا خوشی کا عالم ڈر تھا کہ اوبل نجائے زمزم

کعبہ نے کیے طواف اپنا ہو قبلہ نما کہین نہ قبلا

پاؤن پہ بتان سر کشیدہ گر پڑ کے نہ ہون خدا رسیدہ

اہلاً سہلاً کہا حرم نے لبیک حریم محترم نے

محراب بھی جھکی سر ادب سے منبر نے قدم لیے نبی کے

آیا جو کرم پہ عشق بیباک سینہ کیا شق جگر کیا چاک

بھڑکا دیے اور شعلے دل کے آب زمزم کے دیکے چھینٹے

کی مشق جفا سے و وفا سے زخمی بھی کیا تو ایک ادا سے

لبریز طرب کیا الم سے نشرح کو ملا دیا الم سے

گوہر کو بنا دیا سمندر آئینے کو کر دیا سکندر

بھر دی دل پاک مین تجلی یا کعبہ دلین کی سپیدی

خالی اوسے کر کے ماسوا سے لبریز کیا فقط خدا سے

حق سے رگ و پئے کو کر کے معمور جسم بشری کو کر دیا نور

بندے سے کہا نظر بچا کر کیا فخر ہے تو خدا اگر

وحدت کو دکھا دوئی کا نیرنگ بیرنگی کی سمت کو چلا رنگ

بسمل ہوئی قلب کی تپش بھی
کوشش کرنے لگی کشش بھی

اعلیٰ کی طرف ہوا ارادہ
کعبے نے کہا خدا کو سونپا

باعزت و شان و جاہ و تمکین
آیا بالائے خانۂ زین

حضرت کی رکاب مین قدم تھے
یا طاق مین رکھے گل کے دستے

اللہ رہ راہوار چالاک
اور پشت پہ شہسوار لولاک

یہ شان کبھی سنی نہ دیکھی
افلاک کے ہفت پشت نے بھی

لی باگ تو اشہب سبک گام
تھا صبح بہار کشور شام

## مسجد اقصےٰ

پیش نظر جناب عالی
بیت المقدس کا باب عالی

وہ سرور انبیائے پیشین
وہ باعث فخر شرع و آئین

مسجد کے قریب آکے اوترا
آداب سے سر جھکا کے اوترا

اک ہاتف غیب دان خبردہ
اسریٰ سبحانہ بعبدہ

ہر شے تھی وہان کی حیرت افزا
اللہ کے گھر مین تھی کمی کیا

گوشے گوشے مین روح واصل
پہلو پہلو مین قلب شاغل

ظلمت کے غبار سے نمایان
گرد رہ لشکر سلیمان

شان لب بام سے ہویدا
جان بخشئ حضرت مسیحا

دیوار مین خامشی کا عالم
آثار قبول صوم مریم

داؤد کے نغمہائے دلبند
کھائے دم عیسوی کی سوگند

سلطان عرب کے مژدہ گویان
انجیل و زبور اوٹھائے قرآن

مرفوع پیمبروں کے رایات
یا سورۂ انبیا کی آیات

ہر تختے مین تھے ہزار تھالے
اک شجرۂ طور کی مثل کے

وہ مرجع کائنات باہم
وہ قبلہ کعبۂ دو عالم

قبلے نے درود کی ندا دی
کعبے نے نماز شکر ادا کی

مینار اوٹھے برائے تعظیم
محراب جھکی بقصد تسلیم

منبر نے پڑھا ادب سے گویا
شاہنشہ انبیا کا خطبا

آنکھوں کو بچھائے تھا مصلا
سایہ کیے گنبد معلا

از راہ کمال مہربانی
اوس گھر سے ہوئی یہ میہمانی

رکھکر مے و شیر کو مقابل
اوس صاحب ذوق کا لیا دل

اک رنگ مین لالہ ایک نسرین
اک ذوق مین تلخ ایک شیرین

گلگوں مے ناب مہر پیکر
کہسار طرب کے لعل احمر

اک شیر طراوت نفس کی
یا روح بہ کھنچی ہوئی ہوس کی

وہ شیر لطیف ماہ تابان
شیرینی درد کاہش جان

جان بخشئ دور عالم عشق
بالائی اک آمد غم عشق

کی رغبت قلب نے جو تاثیر
مقبول شیر ہو گیا

عکس لب جان فزا لبن مین
ہم رنگ عقیق تھا یمن مین

پہر کا سر مگر پہ تیغ لانے کا
انگور کے زخم پر نمک تھا

پیکر وہ شیر صبح پیکر
خورشید روان ہوا فلک پر

تنہائی کا قافلہ روان تھا
تجرید کا ساتھ کاروان تھا

گلگون بہار تھا وہ شبدیز
مانند دم نسیم گلریز

پہونچی جو ہوائے دامن پاک
کہلنے لگے غنچہ ہائے افلاک

## سیر فلک اول

پتلی نے سمند باد پا کی
جا کر چشم قمر مین جا کی

وہ خطبۂ منبر خلافت
آئینۂ جوہر شرافت

جسکا کہ ارم ہو تخت طاؤس
افلاک و نجوم شمع فانوس

خلقت ہوئی جسکے جان و دل سے
جسطرح بشر کی آب و گل سے

ہم مرتبہ صفی با صفا کا
مصداق خطاب مصطفیٰ کا

وہ روز ازل کا سعد اکبر
وہ اول ما خلق کا مظہر

وہ سطر اخیر صفحۂ راز
وہ مطلع اولین آغاز

وہ آخر انبیائے مرسل
جسکا ثانی نہین وہ اول

تنزیہ کا لطف پانے والا
شان وحدت دکھانے والا

ہو جسکے طور زمین کا دفتر
شد الف اول آسمان پر

| | |
|---|---|
| فرخندہ پسر بلا پدر سے | خیر البشر اول البشر سے |
| پہلے پہل آسمان کو دیکھا | ارواح فرشتگان کو دیکھا |
| پہونچے قدم سعید سرور | مہتاب ہے منزل فلک پر |
| پامال طبیعت روان کی | گویا تھی زمین آسمان کی |

[illegible]

## فلک دوم

| | |
|---|---|
| پھر وہ سبب ظہور ایمان | ظلمات جہان مین آب حیوان |
| جسکے شہدا کا واپسین دم | صبح انفاس ابن مریم |
| جسکا کرم آیت شفا ہے | بیمار کے درد کی دوا ہے |
| ہے جسکی اذان صبحگاہی | احیا ہے شریعت الٰہی |
| وہ گوہر آب زندگانی | جسکا اوّل نہین وہ ثانی |
| شان احد احمد مکرم | شاہنشہ کشور دو عالم |
| پھیلی ہوئی جسکی چاندنی ہر | دن دونی ہر رات چوگنی ہر |
| یکتائی کا رنگ لانے والا | نیرنگ دوئی مٹانے والا |
| پہونچا بکمال شادمانی | تا دائرہ سپہر ثانی |
| رونق ہوئی کشور فلک مین | جان آگئی پیکر فلک مین |
| یکجان و دو تن ہوئے نمایان | سمجھے انکو یہ مسیح دوران |
| تاج سر انبیا کے گوہر | آئینۂ حق نما کے جوہر |

یکبیک نے صدائے مرحبا دی
انفاس مسیح نے جلا دی

تھا منشیٔ چرخ کو لگائے
خامہ کیطرح سے سر جھکائے

زندہ ہوئین صورتین رقم کی
اور روح پھڑک گئی قلم کی

## فلک سوم

پھر وہ شرف ستارۂ حسن
زیب رخ ماہ پارۂ حسن

ہے جسکی حسین و پاک صورت
اک نسخۂ گلستان قدرت

جسپر ہے فدا چمن مین سنبل
گلزار مین گل قفس مین بلبل

ہے جسکے بہار رخ کی تمہید
اوراق سہ[۲] برگۂ موالید[۱]

وہ واسطۂ قدیم و حادث
سعدین فلک نشین کا ثالث

وہ چشم و چراغ آدم و نوح
سرو چمن مثلث[۳] روح

توحید کا تخم بونے والا
تثلیث کا گھر ڈبونے والا

یون گذرا تیسرے فلک پر
جسطرح نظر مین حسن منظر

لہ [illegible] ۔ ۲ [illegible] ارواح ثلثہ [illegible] ۔۱۲

## سراپا

اس جا ہے سخن کا اور مرجع
مصرع ہے ہر ایک حسن مطلع

کاتب کی چمک ہی ہے تقدیر
آنکھون مین کھچی ہوئی ہے تصویر

نقشے کی ہے وہ لطیف صورت
جس سے کہ ہے اہل دلکو حیرت

صورت کا وہ دلپذیر نقشا
جس سے ہے ہر آئینے کو سکتا

سورج کی نہ دوپہر پلٹ جائے — اسدم مرے سامنے سے ہٹ جائے
گر بدر رکھین ادھر ادھر ہو — کہدو مرے شہر سے بدر ہو
حقا کہ وہ جسم سر سے تا پا — ہے شاہد غیب کا سراپا
دیکھا ہے خدا نے اپنا عالم — آئینہ بنا کے قد آدم
کھینچی بکمال حسن تدبیر — نقاش ازل نے اپنی تصویر
رخ مین صفت جمال دی ہے — صورت مین جان ڈالدی ہے
ابرو پہ جبین مہ شمائل — رکھی ہوئی رحل پر حمائل
پیشانی ہے جزو مصحف رو — اس پارے کے دو رکوع ابرو
واللیل کا ترجما ہے گیسو — تفسیر اذا سجے ہے گیسو
آنکھون سے لکھون صفت وہ آنکھین — مالا عین رات وہ آنکھین
بیدار ہے بخت چشم ایجاد — سیپارۂ رخ کے سورۂ صاد
خلوت گہہ کبریا کو دیکھا — آنکھون کی قسم خدا کو دیکھا
بینی سے بلند اختر حسن — معراج پہ ہے پیمبر حسن
اسرار دہن ہین وحی منزل — اور حامل وحی ریش مرسل
احباب مین لب مسیح تقریر — اعدا مین لیے کلیم شمشیر
کیا ذکر تبسم نبی ہے — گل کے گلشن مین جو ہنسی ہے
کانون کی سنی ہے کیا روایت — جو سر دہے قطب کی ولایت

جوہر کا بھرا ہوا خزینہ ۔ آئینہ بے مثال سینہ

اسے ارنہ آسمان نظر مین ۔ ڈوبے ہوے ہفت بحر بر مین

اوس گردن صاف کی بلندی ۔ تکبیر فریضہ سحر کی

رعنائی قامت مناسب ۔ روز ہو مین اذان وقت مغرب

دیکھے ہین فلک مین یا زمین مین ۔ ہاتھ ایسے کسیکا آستین مین

دو انگلیون مین یہ ماہ کا حال ۔ مقراض مین جسطرح مہاجال

لکھوائے ہوے شوق عرش عالی ۔ عینین براہ پائمالی

جسپے ہی شیخ و شاب مین ہین ۔ پاؤن ایسے کسی رکاب مین ہین

دیکھی جو وہ صورت دل آرا ۔ ارواح کو دفعتاً غش آیا

حالت ہوئی بیخودی کی طاری ۔ زہرہ کہین بھول اوٹھی ستاری

کہتے تھے ملک سنی نہ دیکھی ۔ صورت ہے کہ قدرت الٰہی

حاضر تھے مہ منیر کنعان ۔ فرزند جوان پیر کنعان

گل جنکے تھے مصر کے چمن مین ۔ کانٹے کنعان کے پیرہن مین

یعقوب تھے جنکے ناز بردار ۔ تھا جنکا دلون مین گرم بازار

آنکھون مین سمائی وہ تجلی ۔ جو خواب مین تھی کبھی نہ دیکھی

یوسف ہوے جان و دل سے شیدا ۔ منھ دیکھ کے رہ گئی زلیخا

فلک چہارم

پھر وہ خطِ عفو اہلِ عصیان | فرزانہ شفیعِ پیشِ یزدان
جس سے کہ ہوئی شکستِ کفار | صحرائے عرب ہی جس سے گلزار
تشریفِ شرف کی ہے کم و کاست | جسکے قدِ راست پر ہوئی راست
وہ رونقِ چار سوئے ایجاد | اعجازِ کرامتِ خداداد
تھے جسکے چہار یارِ ذیجاہ | منظرِ نگہِ لطف و مہر کے ماہ
زیبائشِ صدرِ حلم و تمکین | آرائشِ چار بالشِ دین
بیکس کی مراد دینے والا | ناچار کی داد دینے والا
ٹھہرا جسے فخر چہار یں پر | یا صفحۂ سیم پہ خطِ زر
اسرارِ نہاں کے لکھنے میں امین | گو وہ نون زبانِ خامہ بالجامین
میدان وہ عجیب و پہن تھا | خورشید بھی دور و سو پیاں تھا
کی صحفِ انبیا کی تدریس | تا وَاذکُر فِی الکِتَابِ ادریس
یکجا ہوئے وہ نبیِ اکرم | مثلِ صفحاتِ خطِ توام
یکرنگیِ مصطفٰے و ادریس | قدرت کے قلم کی سطرِ تجنیس
ہم وضع وہ نقشِ کلکِ ایجاد | وہ قطعۂ نوشتۂ یک استاد

## فلکت شبسم

پھر وہ گلِ نوبہارِ معنی | وہ گوہرِ شاہوارِ معنی

ہے جسکی شگفتہ رنگ تقریر
ما ینطق عن ہوی کی تفسیر

اعجاز اثر بیان شیرین
قرآن کا ورق زبان شیرین

اورنگ نشین عزت و جاہ
زور رسہ پنجہ ید اللہ

تکبیر کی جسکے پاس دولت
ہے جسکی نماز پنج نوبت

گبران جہان کا آبرو ریز
برہمزن پنج گنج پرویز

دُرہاے یقین پرونے والا
دل سے شش و پنج کھونے والا

آیا سر چرخ پنجمین پر
یا افسر سلطنت پہ گوہر

ہارون نے کہ افصح البیان تھے
گویا کہ کلیم کی زبان تھے

موسے کے وزیر اور برادر
پیغمبر و بازوے پیمبر

کی نعت ادا بہ خوش بیانی
یا وصف چمن مین گلفشانی

تحریر کیے ہزار دفتر
الواح زبرجد فلک پر

بہرام تھا مہر خامشی کی
عنبر[۱] ہی نے یہ کی تمام ترکی

[۱] [illegible] ۱۲

## فلک ششم

پھر وہ دُر بے بہاے تکوین
وہ لالہ و لعل کوہ تمکین

جسکی نہین روک لامکان تک
پایاب ہے نیل آسمان تک

ہے وہ وہ ہین جسکے سحر باطل
افسون ہوا اسیر چاہ بابل

آہوے رمیدہ ساحری ہے
اللہ کی گاے سامری ہے

جس سے ہوئی شان کفر نابود — فرعون کوئی بچا نہ نمرود

جسکی شوکت وزیر و شہپر — شمشیر اوسکی قضا کا شہپر

جسکی بخشش کے ڈر سے قارون — پہلے سے ہوا زمین مین مدفون

وہ روز طلوع صبح بینش — صبح شش روز آفرینش

وہ قبلہ شش جہات عالم — وہ مرجع کائنات عالم

انداز کرم بتانے والا — شش دانگ جہان لٹانے والا

گردون شکن چشم بد دور — چمکا مانند شعلہ طور

جلوے وہ جمال نے دکھائے — موسے وہی آگ لینے آئے

تھا داغ فراق لن ترانی — مسرور وصال من رآنی

وہ معجز کلام ایزد پاک — تھا مہر سکوت ماعرفناک

آئی تھی صدائے عقل اول — دیکھے کوئی نخل طور کا پھل

کیا واوے امین فلک کی — تقدیر سے مشتری ہی چمکی

## فلک ہفتم

پھر وہ حرم سجدہ گاہ تسلیم — محراب حریم جاہ و تعظیم

کعبے کا سواد صفحہ عین — شنگرفی نسخہ ذبیحین

جسکی آمد کا سنتے ہی غل — آتشکدے شمع سان ہوے گل

گردون مین بتان بے دہن کی — پھانسی ہوئی چوٹی برہمن کی

کلیوں کیطرح سے جسنے پھوڑا
کعبہ مین پڑا بتون کا توڑا

طوفان بلا ہو جسکا خنجر
بہر آزر پرست و آذر

وہ ناظرہ خوان مصحف دل
خضر سر راہ ہفت منزل

سلطان سریر ہفت کشور
شمع فانوس ہفت اختر

جمعے کو عید کرنے والا
ہر ہفتے مین عید کرنے والا

اوترا سر بام چرخ ہفتم
قربان ہوے ہر قدم پہ انجم

تھین منتظر جناب اطہر
عینین خلیل ابن آذر

کرتا تھا جو صرف میہمانی
خوان یغماے من عصانی

دیوان ازل کا مطلع نور
برجستہ ردیف بیت معمور

اک بزم کے تھے چراغ دونون
تاکہ ہوے باغ باغ دونون

ہندوے فلک بتون سے بیزار
منت سے نجات کا طلبگار

## بیت المعمور

اوس بیت مین پھر وہ مہر موزون
آیا مانند تازہ مضمون

قبلہ تھا خدا کے سب گھرونکا
یا صدر تمام دفترون کا

جلتے تھے وہان فرشتونکے پر
گرتے تھے ملک سر فلک پر

گنجایش غیر حق سے معذور
مالک سے تمام خانہ معمور

نیرنگ خیال قدسیان کا
یا رنگ محل نہ آسمان کا

آگے جو بڑھا وہ صاحب دل | حیرت سے کھڑا آئینہ مقابل

## بہشت و دوزخ

ہر شے تصویر بزم تنزیہ | آئینۂ حیرت اوسکی تشبیہ

سب عالم غیب کے کرشمے | سرّ ملکوت کے سمجھے

باغ لاہوت کے کھلے رنگ | قدرت کے عیان طلسم و نیرنگ

خورشید جمال کے ستارے | یاقوت جلال کے شرارے

ٹھہری جو اوتر کے پل سواری | مالک نے ادب سے بندگی کی

پاکر خبر بہار مقدم | گل ہو گئی آتش جہنم

تھا خوف کہ ہو نجائے برباد | دوزخ مثل بہشت شداد

رحمت کی سحر ہوئی نمودار | ہو کیون نہ سقر سفر پہ تیار

شعلے کی شرارتین تھین فی النار | خاموش تھا صورت گنہگار

پھر وہ گل گلستان تنزیہ | وہ باعث خلق دہر و ما فیہ

مانند بہار فرحت انگیز | جنت کیطرف ہوا جلو ریز

جسکا ہے لقب میان جمہور | نور افشان باغ عالم نور

کیا کیجیے بیان صفت فضا کی | پھلواری جناب کبریا کی

سر صل علیٰ گل تر | رمز بلغ العلیٰ صنوبر

مے وہ کہ برنگ چشم مخمور | اپنے نشے مین آپ ہی چور

سنے وہ کہ ہو جسکا ترجمہ لا ۔ ہم معنی لا الٰہ الا

یک سینہ عندلیب صدگل ۔ یک سایۂ گل ہزار بلبل

ہر تار رگ گل ہزار دستان ۔ از بر کیے بلبلین گلستان

ہر نخ حسن عمل کا حور و غلمان ۔ چشم نگہ قبول رضوان

دریاے کرم سمٹ کے کوثر ۔ رحمت محمد وہو کے ساغر

خوش ہو کے فضا بہشت پیرا ۔ تقدیر نہال ہو کے طوبا

ہر شاخ رہ خدا کی مشعل ۔ ہر پھول نہال شوق کا پھل

ہر چشمہ نیاز کا کرشمہ ۔ یا دیدۂ منتظر کا چشمہ

تھا نوک زبان حال رضوان ۔ دیباچۂ منت گلستان

اللہ رے یہ مرا مقدر ۔ رکھا اپنے قدم مری جبین پر

امت سے بھی اسقدر ہوا شاد ۔ آکر کرین میرے گھر کو آباد

ہین سب بد و نیک مجھکو محبوب ۔ بے قید وہ یوسف و مین یعقوب

اچھے ہون اگر قصور میرے ۔ عاصی کے قصور سے بہلیے

ہو مشک خطا مری ختن مین ۔ یا نافرمان ہوا اس چمن مین

کیجے مجھے قبل حشر برپا ۔ ہو مجھکو یہ مدتون سے کھٹکا

اوسدن عجب اضطراب ہوگا ۔ ہنگامہ بے حساب ہوگا

مجنون کوئی رہ نجاے بن مین ۔ بیٹھے کوئی وادی قرن مین

غافل کوئی حشر میں نہ کھو جائے
اے صدر نشین یوم موعود
بر لا مری آرزو کرم سے
القصہ سمجھ کے جزو و کل کو

محسن کسی سائے میں نہ سو جائے
اے بادشہ مقام محمود
ہے میری بہشت تیرے دم سے
اور دیکھ کے وہاں نکلے غار و گل کو

## عرش و کرسی

اور آگے بڑھا وہ طالب رب
ملوبیے اسے رکھا قدم جو آگے
رفرف پہ چڑھا وہ صاحب قدر
کرسی پہ بٹھا کے نقش مقصود
سب سروقدان عرش اعظم

کہتا ہوا آ ادھر بمطلب
جبریل و براق دونوں ٹھہرے
جس طرح کمال بر سر بدر
آیا سوئے عرش پاک معبود
تعظیم کو اٹھے جد آدم

## مقام اعلیٰ

زیر قدم جناب والا
دولکی تنگ و دوستی دم سے آگی
آئینہ روئے ذات عالی
چمکا ہوا ایمن تجلی
وحدت کا کھلا ہوا وہ ناکا
وارفتہ خدا ہبیت وجو کی

اعلیٰ اسے جو تھا مقام اعلیٰ
سر چار قدم قدم سے آگے
اقلیم صفات بے مثالی
پھیلا ہوا دامن تجلی
جسمیں نہیں دخل ماسوا کا
چھائے لئے خون آرزو کے

امید سے کہ تہ نشین سے ملنے | ٹوٹے ہوئے حوصلے کے زینے

نکلی ہوئین ہمتون کی جانین | اوتری ہوئین چلّے سے کمانین

بھولے ہوئے راہ کے مسافر | ارکان رباعیٔ عناصر

افتادۂ خاک بحر و ساحل | درماندۂ راہ خضر و منزل

طاؤس سپہر بال بستہ | عنقاے نجوم پر شکستہ

پھیلی ہوئی دور باش ادب کی | طوبی و بہشت و عرش و کرسی

جاتک نہ سکے سکین ملک نام | روحون کا پہونچ سکے نہ پیغام

تاثیر دعا کی در سے محروم | کوشش ثمر و اثر سے محروم

انسان کی وہان تھی کب رسائی | آنکھونہین کشش بٹھا کے لائی

وہ مردم چشم دین و ایمان | کحل البصر وجوب و امکان

ایمان کا رنگ جس سے تصدیق | نخل چمن مجاز و تحقیق

وہ مرجع کار و کار سازی | وہ سِرّ نیاز و بے نیازی

آنکھون کو تلاش جلوۂ رب | کانون نہین صدا سے نحن اقرب

آیا سوے بزم لی مع اللہ | آئینے مین جیسے پرتو ماہ

پہونچا وہ وہان جہان نہ پہونچے | جبریل کی عقل کے فرشتے

نزدیک خدا حضور پہونچے | اللہ اللہ دور پہونچے

از بسکہ وہ تمام دست و پا تھے | انداز جلال کبریا تھے

بے سایہ قد رسول باری — تھا سایۂ نخل خاکساری

سجدے کے لیے جھکا ہوا تھا — سر عرش پہ اور زمین پہ پا تھا

ہر لحظہ زبان پر مناجات — ہر لحظہ لبوں پر التحیات

خالق سے نگاہ پاک محرم — چھوٹی ہوئی عینک دو عالم

پتلی میں جما جمال دلخواہ — جس طرح چشم پہ قل ہو اللہ

خاموشی عشق سے ہمہ پیکر — آوازۂ حسن شور محشر

سوا جسے بحر جانگداز سی — سیراب ہے باغ دلنوازی

وحدت کے نیچے ہوئے تھے اورنگ — کثرت کی مٹی ہوئی تھی نیرنگ

تھی اوج پہ شان مصطفائی — دکھلاتی تھی بندگی خدائی

وحدت کی ہوئی دوئی میں آمد — مانند احد میان احمد

دامن میں چھپائے غیر کو عین — واحد تھا نقاب روئے اثنین

عینیت غیر رب کو رب سے — غیریت عین کو عرب سے

ذات احمد تھی یا خدا تھا — سایہ کیا میم تک جدا تھا

خالق کی صفت ہو ذات والا — وہ شعلۂ طور ہے اوجالا

کیا ہو گئے حد سے بڑھنے والے — سجدے میں درود پڑھنے والے

عرفان کے مقام کی کریں سیر — دیکھیں کہ صفت ہو عین یا غیر

کافی ہے اسیقدر بیان بس — بس ایسی ہی طبع نکتہ دان بس

لازم ہوا ادب سے وہ خموشی
جو مہر ہو میرے خامشی کی

## خاتمہ و مناجات

اسوقت اوٹھا ہوا ہے پردا
موقع ہو رسائی دعا کا

کر عرض ادب سے سر جھکا کر
تا پایۂ عرش ہاتھ اوٹھا کر

اے پرتو مہر لایزالی
بے مثل مثال بے مثالی

شمع حرم خدا نمائی
قندیل حریم کبریائی

جسطرح ملا تو اپنے رب سے
انداز سے شوق سے ادب سے

یون ہی ترے عاصیان مہجور
اکدن ہون ترے لقا سے مسرور

صدقے مین ترے یہ آرزو ہے
دم مین رہِ آخرت کرین طے

ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید
جسطرح ہے صبح صادق عید

یون سر پہ ہو مہر آتشین خو
ٹوپی مین کسیکی جیسے جگنو

دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل
مین سوؤن لحد مین ہو کے غافل

لکھدے مرے نعت کے سخن مین
رکھی ہو یہ مثنوی کفن مین

پردہ رہے نامۂ عمل کا
کھل جائے نہ قبر مین لفافا

اوسدم کھلے چشم آرزومند
جب دفتر حشر ہو چکے بند

جلدی کرے شوق قلب مضطر
کھل جائین مرے براق کے پر

اس تیزی سے آوے وہ سبک بال
پیچھے رہین کاتبان اعمال

پہونچے مرا باد پا ارم تک
رہ جائین میرے دلکے ارمان
شامت سے نہ پایمال ہوجاے
پھولے پھلے گلشن تمنا

پہونچا وے تمھے تیرے قدم تک
مشکل سے ہین مشکلین ہین آسان
سبزہ جو اوسکے نہال ہوجاے
[illegible] پھل ہو پھول دنیا

یان شوق و خلوص التجا ہے
وان مین ہون آپ ہون خدا ہے

تمام شد

قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ ان محمد مرزا جان تخلص محمود

اولاً حمد خدا سے پاک ہے
جسکی یہ محمود نظم پاک ہے
مثنوی ایسی کہی باغ و بہار
واہ کیا اچھا کلام پاک ہے

بعدہ نعت شہ لولاک ہے
حال ہے اسمین قصہ معراج کا
گل خجالت سے گریبان چاک ہے
ہے یہ کل تفسیر آیات و حدیث

ہین محمد حسن ناظم جناب
شعر کی جنکے رسائی تا افلاک ہے
[illegible]
دیکھیے صاحب ادراک ہے

اسکی یون تاریخ راقم نے کہی
ترجمہ کیا بس حدیث پاک ہے
۱۳۰۱ھ

قطعات تاریخ ختم و طبع نتیجہ فکر رسا و طبع عرش پیمائے شمع انجمن سخن
مولوی محمد احسن صاحب احسن صدر الصدور لکھنؤ [illegible]
اوده برادر خورد جناب مصنف ظلہما

محسن کہ بہار لفظ و معنی
در گلشن طبع اوست گلچین
با اوج رسا نعش از ثریا

بگذشت گداز شمع بالین
آئینۂ فکرتش صفا خیز
نیرنگ خیال حیرت آئین

این مثنوی عجیب غریب شست
در شان عروج سرورزین
بر ہر خم خامۂ نیازش

صد بار ادب نموده تحسین
رنگ شب اگر ز کلک او ریخت
ہر نقطه گرفته شکل پروین

در وصف بہار اگر سخن گفت
از شاخ قلم فشاند نسرین
از مدحت انبیا عیان کرد

صد معجزه در نگاه حق بین
بر داشت پی دعا اگر دست
شد در دل و لب فرشته آمین

ترکیب لطیف و طرز نازک
معنی نمکین و لفظ شیرین
اولیٰ ہمہ بعد او ز ہر قبل

اعلیٰ ده بینش از نخستین
از لفظ عصر ده گفت بر خیز
از معنی تازه گفت تحسین

تا عرش برین عروج الفاظ
تا سدره بلندی مضامین
احسن بنویس بہر تاریخ

معراج خیال ہاے رنگین ۱۳۱۲ھ

## ولہ

آن تازه نماے طرز کہن استاد و برادر و محسن من
اوصافش خارج حد سخن الطاف برون ز انداز خیال
تا چرخ ترقی رفعت او تا مہر تجلی فطرت او
تا سدره بلندی فکرت او تا عرش برین تگ و تاز خیال
در جستن معنی ہاے بعید آغاز طلب انجام طلب
در بستن مضمون ہاے جدید انجام خیال آغاز خیال
بنوشت رساله ہوش ربا در ذکر معاصر خیرورا

ہر لفظ کرامت فہم رسا ہر معنے لوا عجاز خیال
مضمون حدیث متواتر بنمود بصدق بیان ظاہر
ہر خار و خس چمن خاطر برداشت صفا پرواز خیال
ہر بیت خلاصہ بیت ارم ہر نکتہ شگوفہ شاخ قلم
ہر حرف سعادت بخت رقم ہر مضمون مایہ ناز خیال
تاریخ بطرز جدید احسن خوش گفت فرشتہ فکرت من
معراج پیمبر پاک سخن - معراج فلک پرواز خیال
۱۳۰۱ھ

## ولہ

| | | |
|---|---|---|
| این نظم عجیب بسر اعجاز ست | ۱۳۰۱ | نیرنگ طبیعت صفا پرداز ست |
| گویند کہ لاجواب تاریخ لطیف | | معراج خیال لامکان پرواز ست |

## قطعہ تاریخ نتیجہ طبع ارجمند و فکر بلند گنجینہ معانی رکلید جناب مولوی رشید الدین صاحب رشید خلف حافظ رحیم الدین صاحب رئیس کاکوری

حقا کہ فروغ طبع محسن
اک شمع منور سخن ہے
بحر او سکی وہ شوخ ہو کہ جسکو
آرایش زیور سخن ہے
ہر رنگ میں ہر خیال نازک

بیداری اختر سخن ہے
صفحے پہ ہر ایک سطر رنگین
بر میں لیے دلبر سخن ہر
دیکھ اسکو رشید چشم دل ہر
شاہنشہ کشور سخن ہر

یہ مثنوی چراغ کعبہ
گیسوے معنبر سخن ہر
موزونے شاہد معانی
یہ چشمہ کوثر سخن ہے
انصاف کو ساتھ غور کیجو

| معراج ہے میر سخن ہے ۱۳۰۱ھ | آداب کے ساتھ لکھیے تاریخ | نسخہ نہیں دفتر سخن ہے |
|---|---|---|

## تاریخ طبع زاد جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی رئیس
## اعظم بمبئی محلہ نظام پورہ

استاد مرے جناب محسن
طوبی میں ایسی شاخ کیا ہے
الفاظ شگفتہ کے چمن میں
کعبے میں چراغ رکھ دیا ہے
ثانی سے جو خوبتر ہے اول
جو قافیہ ہے ڈھلا ہوا ہے

کچھ آپ کا طرز ہی جدا ہے
واللہ یہ سخن ہے یا کرامات
طوطی معنی کا بولتا ہے
ہر طرز میں اک نیا تکلف
پہلے سے شگفتہ دوسرا ہے
سیفی کو ہوا خیال تاریخ

خامے سے حضور کے جوہر جڑا ہے
اعجاز طبیعت رسا ہے
ہر بیت میں نور کا ہے مضمون
ہر رنگ میں اک نیا مزا ہے
ہر ایک ردیف منتخب ہے
کیا اسکا بلند حوصلا ہے

ہاتف نے کہا بہت ادب سے
یہ نعت رسول مجتبیٰ ہے
۱۳۰۱ھ

## ولہ

مرے استاد محسن نے لکھی یہ مثنوی سیفی
کہ جسکا دلنشیں انداز و دلکش طرز رنگین ہے
گئے عرش بریں تک جبکہ مضمون بلند اوسکے
سر عرش بریں سب بول اٹھے کہ - معراج المضامین ہے ۱۳۰۱ھ

## قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی خورشید حسن صاحب طپش
## اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلام بمبئی

بارک اللہ چڑھ گیا کس اوج پر بجیہ سخن
قطرے قطرے مین ہی شورش قلزم مواج کی
دور پہونچا ہی ستارہ رفعت معنی کا آج
پادشاہ نظم کو حاجت ہی تخت و تاج کی
خامۂ محسن نے صفحے پر جڑی ہین چٹیان
لعل کی یاقوت کی الماس کی پکھراج کی
اے طپش یہ مصرع برجستہ لکھ تاریخ مین
مثنوی باادب حال شب معراج کی
سنہ ۱۳۱۱ ہجری

...نگی بزم جہان دیکھ کے گھبرائی ہین
گاؤ تکیہ زرہ ارض کا اوڑھے ہین

جشن کا روز ہے معنی کے شہ اقدس کا
اور اونچا کرو خیمہ فلک اطلس کا

ہم دکھاتے ہین بلاغت کے تماشے کتنے
عالم نور مین چھوٹ آئے ہین شعشعے کتنے
گل کیے غنچۂ خورشید سے نکتے کتنے
نقطہ پرورین لکھے ہمنے معمے کتنے

سادہ کاغذ ورق مہر درخشان ہے آج
دست پر نور عطارد مین قلمدان ہے آج

یون خرامندہ بشوخی قلم رعنا ہے
موج ہے جبیں سے خجل غرق عرق دریا ہے
بال پرواز پری جنکیو نہین اوڑتا ہے
آہوے شوخ ہے کیا کبک خرامان کیا ہے

کوئی شاخ آہوے کی جلوہ گری مین تو نہین
کوئی سرخاب کا پر کبک دری مین تو نہین

رنگ گلزار معانی کا عجب عالم ہے
غنچے کو دیکھیے تو صبح کا بھرتا دم ہے
برگ گل چاند کو ٹکڑے سے بھلا کیا کم ہے
سرو رعنا نہین آئینہ قد آدم ہے

ہر شجر شمع تجلی ہے لگن تھالے ہین
نام ظلمت نہین لالے کے یہان لالے ہین

سطر سنبل گل تر حرف ہے غنچہ نقطا
کاغذ مشق ہے اک سیہ چمن کا تختا
طوطی [illegible] ہے خامے کا سان شعرا
کون نہ وا آج مین لکھتا ہون سراپا کس کا

جسکو گلدستۂ باغ ابدیت کہیے
خندۂ صبح بہارِ احدیت کہیے

گیسوے حور قلم ہو کے بنے خامۂ مو
کہ ہوں آراستہ تصویر سخن کے گیسو

کہو رضوان سے کہ لادے مجھے شاخ شببو
کہ شبِ فکر مین ہو نکہت مشکین ہر سو

منشی دفتر اعلیٰ کا کرم کافی ہے
مشق کرنے کو مری لوح و قلم کافی ہے

روشنائی کی تو ترکیب ہو شمع بیدود
جسکی ترکیب کو جبریل امین ہین موجود

گوند ہو شجرۂ طوبیٰ کا بقدر مقصود
پانی لین چشمۂ کوثر سے مگر پڑھ کے درود

صورت دیدۂ موسیٰ ہو پر انوار کھرل
شمع سے طور معلے کے اڑائین کاجل

رنگ شنجرف کا ہی اب کوئی سامان کیجیے
لالہ زار اپنے سخن کا چمنستان کیجیے

گوہر کو سالا کر آب انار و مرجان کیجیے
لعل کیواسطے تسخیر بدخشان کیجیے

وقت ہے برہمیِ انجمن گردون کا
کہ شفق پر بھی ارادہ ہے مرا شبخون کا

اور کاغذ کا تو ہمنے عجب انداز کیا
پردۂ چشم کو قرطاس خدا ساز کیا

کھینچی تصویر اوسے جلوہ گہ ناز کیا
چوم لون ہاتھ مین اپنے عجب اعجاز کیا

شعلۂ طور کا کاغذ پہ کھینچا نقشا ہے

خاک بر آنکہ از کفِ دست ید بیضا ہو

کیوں نہ سو جان سے ہو کوکلا ریبائی شیدا
یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی

صورت کیسی یہ تصویر سراپا ہے نبی
تھی یہی شکلِ مقدس کہ ازل میں کھنچی

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے خوب
بولا وہ شعلۂ عارض پہ نور کیا ہیں

کیسی تصویر کہ ہے صبحِ بہارِ امکان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشان

کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پردازِ جہان
کیسی تصویر کہ ہے کلکِ مصور نادان

کیسی تصویر کہ سب صلِّ علیٰ کہتے ہیں
کیسی تصویر کہ سب جَلَّ و علا کہتے ہیں

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاشِ ازل
تیری صورت کے لئے معنیٔ ما قلَّ و دلّ

خود لگا کہنے کہ ہر وصف میں ہے تو افضل
انبیا شرحِ مفصل ہیں تو متنِ مجمل

تو ہے خورشید ترے سامنے انجم ہیں سبھی
تو ہے شمسیہ تصویر میں تیرے سب ہیں قطبی

تو ہے داؤد نغم تو ہے سلیمان خاتم
خلعتِ خاصِ خلیل و برکاتِ آدم

فکرِ یحییٰ ہے تو ذکرِ زکریا ہر دم
شکرِ یعقوب ہے و صبرِ دلِ ایوب بہم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بجے جبریل کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل
خضر و الیاس کا رتبہ شرف اسمٰعیل

آدم و نوح کے بخشو تجھے اوصاف جمیل
اور پیدا ایسے بھی اے سرو قد باغ خلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دین پکارا کہ مرے گھر کا اوجالا کردو
مثل مردے کے پڑا ہوں مجھے زندا کردو

طالع خفتہ کو چشم زلیخا کردے
دستگیری مری فرما مجھے برپا کردے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیوں جہاں کا کروں کنعاں کو تو سودا ہے مجھے
ضبط ہو کر سر اعجاز مسیحا ہے مجھے

طور پہ جاؤں تو ناحق کا بھٹکنا ہے مجھے
سچ تو یہ ہے کہ ترے گھر میں کمی کیا ہے مجھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

واہ تصویر ہے بس حق کی قسم یہ تصویر
بس کہ آئینہ وحدت میں ہے ضم یہ تصویر

ہے دل و جان رسل فخر امم یہ تصویر
عالم نور سے ہے سر تا بقدم یہ تصویر

سایہ زیبا ہی نہ تھا آپ کے قامت کے لیے
روشنائی تھی یہی مہر نبوت کے لیے

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہے
سایۂ حق وہ شہ منزلت طہٰ ہے

اوسکے قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہے
ہیچ ہے محبوب جو لاثانی ہے وہ یکتا ہے

لاکھ عاشق ہوں مگر لطف وہ محبوب نہیں
ظل حق ہو تو پھر ظل بھی خوب نہیں

قد کے ہمراہ رکھو یاد نہ بھولو سجدا
سجدۂ سہو نہیں ایسی عبادت میں روا

آب آئینۂ باطن سے وضو کرکے ذرا
انی وجہت کرو نیت صادق سے ادا

اوٹھ کھڑے ہوئے پئے تعظیم دم طاعت کو
یہی تکبیر ہیں عشاق کی قد قامت کو

عرش پر کرسی بچھائی ہے مراد ہیں سا
ای فلک فکر باندازۂ ہمت ہے بجا

اب یہاں آمد مضمون ہے کہ وحی یوں آئی
تو وہ طوبیٰ ہو وہ قامت محبوب خدا

قد بے سایہ مری چشم تمنا میں رہے
سایۂ طوبیٰ کا ترے عالم بالا میں رہے

راستی جو ہے آئینۂ ایمان ہے دلا
کہہ رہا ایمان ہے کہ وہ قد ہے الف ایمان کا

دیکھے دونوں الف وسکو تو کھلا یہ نکتا
ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

سر نیاں ہے حدوث و قدم اول کا عجب
دو سرا ادمی امین میں ہے شمع سر طور

سر اقدس ہے حباب لب دریائے قدم
درۃ التاج ہے اس بحر کا یہ قطرۂ نم

میم احمد کا ہے دامان احد میں مدغم
یوں حدوث اور قدم آکے ہوئے ہیں باہم

| | | |
|---|---|---|
| | قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ<br>بحر بر قطرہ بخندید کہ ماییم ہمہ | |

| | |
|---|---|
| پیو استے گناہ آپ نے اپنے سر پہ<br>دن گنے جاتے ہین کب روز شمار آنے نظر | بخشش حق ہو نہ ہمپر متوجہ کیونکر<br>زلف مشکین کو دکھا کر جو کہین منہ پہ |

| | | |
|---|---|---|
| | ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو<br>نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو | |

| | |
|---|---|
| سایہ ہے فرق ہمایون پہ جناب حق کا<br>عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما | پر قبال قسم شہپر نہین کھولے ہے ہما<br>نہین سرکار سلطان حبش کی حاشا |

| | | |
|---|---|---|
| | کشور کاکل پر پیچ و خم سرور ہے<br>نہ خلل ہے نہ خطا ہے نہ یہ عنبر سر ہے | |

| | |
|---|---|
| خوشنویس ازلی کا ہے وہ چہرہ و قلم<br>اہل ایمان کو لیے موے سر شاہ امم | کہ ہر اک حرف ہے اوسکا سند مستحکم<br>خط گلزار مین ہے سرخط گلزار ارم |

| | | |
|---|---|---|
| | کوچۂ خلد نظر آنے لگا دنیا مین<br>خوب سر خرو سیہ لکھا ہے خط طغرا مین | |

| | |
|---|---|
| رخ پر نور کا ہے کاکل شبگون سے ظہور<br>سنبلے مین ہے عیان جلوۂ ماہ پر نور | دیکھلو ان موے سر کے تلے شعلۂ طور<br>ابر رحمت مین ہے خورشید قیامت مستور |

| | | |
|---|---|---|
| | شب معراج مین ہے شمع تجلی روشن | |

لیلۃ القدر میں ہے نور الٰہی روشن

وصفِ پیشانی میں ہوتا ہے قلم سر بہ زمین
مصحفِ گل ہے رخ خاتمۂ نسخۂ دین
لوحِ بسم اللہ ابرو ہے کہیے بہ یقین
سورۂ فاتحہ مصحفِ گل ہے وہ جبین

گلشنِ عالم تسنہ یہ رخِ زیبا ہے
اوس گلستانِ مقدس کا یہ دیباچہ ہے

ہیں وہ ابرو سے سیہ زیب جبینِ انور
نقشہ ابرو کا دکھاتے جو عطارد لکھ کر
طاق یا خانۂ خورشید کو آتے ہیں نظر
مہِ نو تیغ سے مریخ کے ہو دو پیکر

خواب میں بھی جو وہ زہرہ سی جبیں پیش آئے
مشتری طالع کنعانکی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلو سے پیشانیِ انور ابرو
آبرو ہے دمِ خنجر ہیں مقرر ابرو
ہیں اسی آئینۂ صاف کے جوہر ابرو
موج دریاے شجاعت ہیں سراسر ابرو

مہِ کامل میں مہِ نو کی یہ تصویریں ہیں
یا کھینچی معرکۂ بدر میں شمشیریں ہیں

ایک کو مخفی ہے ما بین وہ ابروے سیاہ
طرفہ تشبیہ پہ پہونچی ہے سخندانکی نگاہ
کہ نظر آتی ہے وقتِ غضبِ شاہنشاہ
الف اس میں چھپائے ہوے ہے بسم اللہ

لفظ و معنی میں عجب ابرو سکے طاق ہو کر
الفِ طاق چھپایا تو عدد طاق ہو کر

ہو رہین کعبہ ابرو کی بڑی مردم خیز
رخ کے میدان میں ہر اک ذرہ ہے شمس تبریز

گوش و بینی کو یہی دیکھ کے سب کہتے ہیں
قطب و صاحبِ انفاس بیان کرتے ہیں

بینیِ اقدس شاہنشہ عالی منظر
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایون اختر
آب آئینہ رخسار کے موج انور
یوسف حسن کی معراج ہے گویا پیش نظر

صفحۂ خدِ مبارک پہ الف بینی ہے
دیکھنا عارضِ انور کا خدا بینی ہے

صورت چشمۂ کوثر ہے لب جان پرور
شاخ اوس نخل کی ابروے جناب اطہر
نخل بادام وہ بینی ہے لب کوثر پر
اور اوس شاخ میں عینین مبارک ہیں ثمر

دل عارف اوسی کے سائے میں دم لیتا ہے
نور ایمان اسی سائے کے قدم لیتا ہے

چشمۂ مہر سے اس خط میں آب و رونق ہے
وصف رخسار ادا کیجیو مجھ پر حق ہے
صفحۂ ماہ تک انگشت قلم سے شق ہے
رنگ رخسار سحر سامنے جسکے فق ہے

مطلع صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہے
حسن مطلع پہ مگر فرد ہے لاثانی ہے

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو
شامت آجائے جو خورشید کو یہ دعویٰ ہو
شمع کے بھی وہیں اوڑ جائیں جو کچھ دعویٰ ہو
صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر بھولا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہی | سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہی
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکتا کیا ہی | آئی تشبیہ مین بھلا آپ کے شبہا کیا ہی

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نہ رہی
نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نہ رہی

لب جانبخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے | دی دم دیتے رہے گرچہ مسیحا بھی مجھے
آب حیوان نکلا خضر نے گو چھینٹے دیلے | اب فقط رہگئی خورشید کے جھوٹی شوخی

کہون یاقوت تو وہ باتین یہان پاتین نہین
لعل سمجھون اوسکو آنکھین مری پتھراتین نہین

فکر وصف دندان مین کٹا سارا دن | رات بھر تارے ہی گنتے رہو بیٹھے محسن
جسکی تشبیہ نہوا اوسکی صفت کیا ممکن | یون تو ثابت ہی کہ سیارہ ہین وہ تھین لیکن

غور سے دیکھیے تو شیشکر یہ چھپاے ہین
یا لب ساغر افلاک کے تہنالے ہین

قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا رو رو کر | آیا دامن مین لیے گرد یتیمی گوہر
پانی پانی مین ہوا جوش مروت سے مگر | معنی تازہ طبیعت سے کھلے یون دلپر

کہ درین قطرہ سائل نم لاتمہر نیستا

وز پیے دُرِّ یتیم آیۂ لاتقہر نیست

اک تبسم ہی کلید درِ جنت ہی بیان
نامۂ بخشش امت ہی جو حضرت کی زبان
ہو سے غفار کے دندانۂ تشدید عیان
نقطۂ اللہ سرِ نامہ ہو سلک دندان

نامہ ملفوف لبون مین ہی بطرزِ دلخواہ
ہی لفافے پہ خطِ پشت لب انشاءاللہ

آہ خندان کیسے اسرار دہن کسنے بیان
پہونچے ہین خستہ گوہر کے جگر تک دندان
ملگیا خاک مین جو چشمۂ آب حیوان
درج یاقوت مین ہی آتش حسرت کا دھوان

رنگ غنچہ کا اڑا گل کی تعلّی چھوٹی
شیشۂ پستہ کے ہوائی پہ ہوائی چھوٹی

کوئی کہتا ہی کہ اوسکو شکرستان کہیے
خضر بولے کہ اوسے چشمۂ حیوان کہیے
کوئی کہتا ہی ملاحت کا نمکدان کہیے
اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کہیے

ہر جگہ شہرہ اوسکا لقب تازہ کیا
حق تعالے نے اوسے صاحب آوازہ کیا

غنچے نے پیش کیے گرچہ ہزارون مضمون
مین شگافت قلم صنع اوسے کیون نکہون
گفتگو سے ہمین ہی بولی مری طبع موزون
[illegible] جس سے ظاہر ہوا سرِ غنچہ

شعرا نے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا
اسم اعظم کا مگر ہمنے معمّا سمجھا

ریش مرسل کو نبوت کا رسالا کہیے | کشش خط شکستہ دل اعدا کہیے
سر فرمان خدا کا خط طغرا کہیے | کلک تقدیر کا یا خط شفیعا کہیے

اسکی سر و داری سے اللہ نے بخشا ہمکو
ہے شفاعت کی سند خط شفیعا ہمکو

رخ پُر نور ہے قرآن کا پہلا نسخا | ہاتھ سے اپنے جسے خاص مصنف نے لکھا
مشکل از بسکہ تھا مضمون ہر جا کا نکلتا | اسلیے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا

رُخ جو ایمان ہے تو اک جز وہی ہے ایمان کا
ہے نیا حاشیہ یہ نسخۂ قرآن کا

نکہ پاک الف صاد ہے چشم زیبا | لام گیسو ہیں سر مو نہیں کچھ فرق اصلا
چہرے پر ہے خط گلزار سے یعنی لکھا | کہ وہ ہے اصل پئے خلقت دین و دنیا

جمع خاطر ہو تو یکجا یہ مضامین کیجیے
دیکھیں تضمینیں بہت اک نئی تضمین کیجیے

پردۂ کعبہ ہے گیسوے حبیب یزدان | اور محراب حرم کا ہے اوس ابرو پیچان
اوسمیں پاکیزہ مصلا ہے نگہ کا دامان | مردم چشم ہے بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان

زیر رخسار مبارک وہ خط ریش لطیف
رحل ہے جسپہ کھلا رکھا ہے قرآن شریف

تو لگاے ہے یہی روشنی طبع ولا | شمع کافوری گردن کا دکھا تو جلوا

تھین یہ وا انکی باقی ہی مگر فکر رسا
پر یہان جلتے ہین جبریل کے اندیشہ کا

سرفرازی اسی گردن کو بہت شایان ہی
آتش حسن گلوسوز کا یہ شعلا ہی

بارک اللہ وہ گردن ہی کہ فوارۂ نور
جس سے ڈوبی عرق شرم مین ہی شمع طور

کسی محفل کی صراحی کا یہان کیا مذکور
بزم تنزیہ کی مے ہے اوسی سر جوش سرور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن مین نظر آئے
خلد مین شربت دیدار حق اچھو ہو جائے

بال گردن پہ جھکا دے تو ہوا یہ روشن
کہ شب فکر مین افروختہ ہی شمع سخن

ہی تجھے کسلیے اے خامۂ ایجاد الجھن
انتخابی ہین سب اشعار بیاض گردن

ہر شب و روز چہ آشفتہ بسر می بردی
تا کہ مسودۂ گیسو بہ بیاض آوردی

صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر
خامشی مہر دہن اور سخن ہی ششدر

مہر کی پشت کے نقش ون چھپے لگکر
کہ ہوا نامۂ پیغامبری ختم اسپر

ہوئے پھر بھی جو سیہ دل شقی گمراہ
ختم اللہ علی قلوبہم ابدا

مہر اوسکے جو علامت ہو سر حرف تمام
کلمہ اوس سے نمایان تھا نہین اسمین کلام

سند ختم رسالت کی ہوئی دین اسلام
ایکی مہر شہادت مین لکھی ہین دو لام

نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالمگیر
ایک سکے مین کھدا نام شہنشاہ و وزیر

دست رنگین کی صفت بار خدایا کیا ہو
شاخ مین کلین جو کہون شاخ گل رعنا ہو
طوطی ناطقہ اس باغ مین چپ رہتا ہو
بلبل طبع کو غنچے کیطرح سکتا ہو

ہاتھ باندھے ہوے جبریل کھڑے رہتے ہین
دست گلچین کو بیان دستۂ گل کہتے ہین

ہاتھ کھینچے ہوے ہر رنگ ہے مانی کا فق
قلم انگشت قسم ہو کف افسوس ورق
کلک علام نے جب صفحے کو بخشی رونق
سینۂ کلک عطارد ہوا حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کے سب یکجا ہو کر
میرے ہاتھون پہ تصدق ہوے بجرا ہو کر

بند دست آپکا ہو یا کوئی خمسے کا بند
طبع استاد ازل بھی ہے عجب نازک بند
انگلی ہر ایک ہے وہ مصرع موزون بلند
انگلی رکھ سکتے نہین جب پہ کہین انگشت نما

مجھکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے
اس مسدس کے شرف کو یہ مخمس بس ہے

گو کف دست منور کو مین کہتا ہون ماہ
غور کیجے تو یہ تشبیہ نہین خاطر خواہ
مہر انور ہے ہتھیلی ہے تو ناخن ہین شاہ
دونون جسوقت مقابل ہون تو اللہ اللہ

ہمنے یہ معجزۂ عقد انامل دیکھا

اک گھڑی میں مہِ نو کو مہِ کامل دیکھا

کون لکھے صفتِ سینۂ صافِ سرور
اور کہتے ہیں فرشتے بھی حیران ہو کر
دستِ [illegible] ہیں حسرت سے یہاں جن و بشر
لوحِ محفوظ ہے یا عرشِ خدا پیشِ نظر

صدرِ ایوانِ رسالت کا جو سینہ ہے
صورتِ علمِ لدنی کا یہ آئینہ ہے

صاف بے موہے نبی کا ہے سینہ شفاف
ہاں مگر سینے سے ہے اک خطِ مشکین تا ناف
جیسے نقطہ نہ ہو حرف کا صفحہ [illegible]
جسکو کہتا ہے سخن ور کششِ کاف

صدرِ پر نور کے شق ہونے کی تمثال ہے یہ
عقل کہتی ہے وہ آئینہ ہے اور بال ہے یہ

مخزنِ گوہرِ اسرارِ شبِ اسریٰ ہے
جو کہ لبریز لطافت ہے یہ وہ چشمہ ہے
شرحِ صدرِ شہِ عالی کا یہ اک نکتہ ہے
جسمیں مواج لطائف ہیں یہ وہ دریا ہے

خط نہیں سینے میں شاہنشہ بحر و بر کے
عنبریں موج ہے یہ بحر میں گویا بر کے

گرچہ پرواز میں اندیشہ ہے بالِ جبریل
نہیں پہنچی کوئی نازک سی کمر کی تمثیل
اور احیائے مضامین میں ہے فکر اسرافیل
ہو گیا معدوم لفظِ عدم لفظاً عدیل

قاف تک ہم نے بہت کاف کمر ڈھونڈھا ہے
کمریں دیکھی ہیں پر ایسی کمر عنقا ہے

شیع اچھا ہی کسی تیغ و کمر کا مذکور
تا کمر غرق عرق ہوگئے سب اہل غرور
اوسکے اوصاف مین مشہور ہیان جمہور
سامنے اوسکے کوئی باندھے کمر کیا مقدور

سنکے اوصاف شجاعان عرب گھبرائین
چھپتے میدان مین جو آئین تو ہرن ہو جائین

لا خط نسخ مین لکھو تو کہون ایک نکتا
واہ کیا کمر و شبیہ پہ خط نسخ کھچا
لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر صل علا
کمر یار کو معدوم ہی سمجھے شعرا

نہین ثابت قدم اس نفی سے ثنا بھی
یہ وہ لا ہی کہ نہین جس سے بچا الا بھی

سر عالم ہو فداے قدم پاک نبی
ہاتھ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت ہی نبی
وصف مین جسکے سخندانکا لگا گھٹنے جی
نہین چلتا ہی لگی پاے قلم مین مہندی

سر جھکائے ہوے ادبا کے سخن گو بیٹھین
فکر عالی سے فرشتے بھی دو زانو بیٹھین

دیکھیے کیا اوسے شمشاد چمن پر کہ مثال
سر جنت سے نکل آئین پے استقبال
چمنستان ارم اوسکے قدم سے ہو نہال
کہو سبزہ کہ بچھے شوق سے ہو پامال

مثل بلبل کے سر راہ بچھائین گل چشم
فرش فردوس گلابی ہو تو ہو بلبل چشم

شور ہی عالم بالا پہ قد رعنا کا
صرف الفاظ سے ہی [illegible] قد والا کا

ساق ہی نخل تمنا ملا ہے اعلیٰ اسکا
خاک پا غازہ ہی حور و نکے رخ زیبا کا

رکھدیا آپ نے جس فرش پہ دو بار قدم
بڑھ گیا پایہ مین وہ عرش سے بھی چار قدم

بزم مین تذکرہ پای نبی گر سن پاے
شمع کو رشک سے جلجاے اگر سر نہ اوٹھاے
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پہ آے
گرہ ابروے خوبان کی حقیقت کھلجاے

ماہ نو گر کہین ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخنہ چشم فلک مین خلش تازہ کرے

تو مبارک ہو قدمبوسی حضرت محسن
کسکو ہوتی ہی نصیب ایسی سعادت محسن
اب نہین باقی ہی کچھ خواہش ہمت محسن
آرزو باقی ہی یہی وقت قیامت محسن

سر کے بل جاؤن جو نقش قدم سرور پر
سارے محشر کی زمین رکھ لون اوٹھا کر سر پر

ہی یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور
یون کہے بادشہ بارگہ عالم نور
تو سراپا ہی مین تم دو عوض حور و قصور
مین کہون واہ مجھے یہ نہین ہرگز منظور

صفت حاضر ہی مگر اسکی یہ تدبیر نہین
کھوٹے دامون بکے یوسف کی یہ تصویر نہین

شعر

ٹھنڈی گرمیاں کہہ چھپ کر انصاف کر ساقی — کہاں ہے آتش یاقوت لب میں وہ بھڑک باقی
کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا

صف اغیار میں مجلس نشین ہو بیٹھے قاتل میں — کوئی کہدے جو مجھ کو کیوں بیمار رکھا ہے مشکل میں
یہی تقدیر سے اب تو ہو میری جگہ دل میں — کنارے سے اٹھایا ہے مجھ کو ظالم اپنی محفل میں
گناہ شوق بیجا سے جو میں ہوں مستحق حد کا

قیامت کھینچے قلم کر اپنے دونوں ہاتھ خنجر سے — سراپا اوسکا تو کھینچے کا سر توڑ اپنا پتھر سے
چلا ہو کھینچنے اوس قد کو کیا قمری کو شہپر سے — بنایا خامہ مو کو ہمارے دست لاغر سے
کھچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا

کیا گو صفحۂ تصویر دل کا آئینہ تو نے — مگر جلوے نہ کھینچے اوس عکس رخ تابان کے
نہ کھینچی خال کی رنگت سواد چشم حل کر کے — بنایا خامہ سو گو ہمارے دست لاغر سے
کھچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا

یہ اسباب جفا مٹجائینگے نقش فنا ہو کر — کمند اے ترک ہجا ہیگی آہ نارسا ہو کر
کمان بل کھائیگی ادھر پیکا چلکس ہو کر — اوڑینگے چٹکیوں میں تیر ترکش سے جدا ہو کر
ہمارے بعد ہو اللہ تیرے ظلم بیجا کا

زبانیں خلق کی میری سنبھالے کب سنبھلتی ہیں — کلیجے پر برابر برچھیاں طنز کی چلتی ہیں
نئی عادت تو ڈالی کب باتیں سکھو چلتی ہیں — چھپو تم مجھ سے کیوں سب ہنستے ہیں شاخیں نکلتی ہیں
تمہارے سینہ سے میں عالم ہو ذو القرنین کی سد کا

خبر آئیکی تھی پیغام اجل کا جان مضطر کو · الف آسا بنایا قد زار جسم لاغر کو
مٹایا ہستی نے یکقلم ہستی کے دفتر کو · ہوا میں ناتوان سنکر صدا ہے پیارے دلبر کو
مجھے کھٹکا تھا شل مژدۂ وصل اوسکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آئی صحراے وحشت مین · گیا چھٹ وہ سب بےسقدر دریاے فکرت مین
دو معنی نہ پایا اور کوئی جوش رغبت مین · لکھے جو ریختے مضمون بیکسی کے وحشت بہت مین
زمین شعر پہ عالم ہوا دریا پر آمد کا

دکان حسن چمکی بندہ بیدام خلقت ہے · تہ محراب ابرو سجدہ اب عین عبادت ہے
خریداری تری سر بیچکر حکم شریعت ہے · تری بازار مین ایمان فروشی رکن طاعت ہے
دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

تمہید

ترے آگے زمین مین گڑ گیا سرو چمن واللہ · خرامان تو ہو اک بات سی بھولا چلن واللہ
غضب گرمی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ · تری کیا بات ہے اے شاہد پاک سخن واللہ
عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھیں کیونکر نہ خوبان جہان سب ہیں · نہیں ہے کوئی تجھسا قافیہ تا قاف یہ سب ہیں
گرا نقطہ و نسخ حسن خطان سیر و زبر ہو کر · مقابل تیرے سو حرف آ کے خوبان نگارین ہیں
ادا و ناز مین موجد ہے تو طرز مجدد کا

مری ہر بیت بینی بالکل تیری مضمون ہے · مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے
مری سحر آوری یا تری آنکھوں کا افسون ہے · مری طبع روان ہے یا تری رفتار موزون ہے

ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بشایک — یہ سب باتین ہین لیکن ہر دہن مین گفتگو شایاں

کرین کیا ہمکو حق نے منھ نہین بخشا خوشامد کا

سخندان نغمۂ پیمان ہیچ ہین تو بیا از خفی سمجھین — ثنا مین جب بزم ہستی کی حال نیستی سمجھین

سمجھ حق نے جنہین دی ہو معما یہ وہی سمجھین — محل گفتگو مین کیا حساب خامشی سمجھین

مگر صنفِ دہان تنگ اشارہ ہو ندارد کا

دہن کے مدعی ہین غنچۂ وصہبا سے نادانی — چلے تیر نگاہ نشتر آپ کھینچین گے پشیمانی

نہین اتنا سمجھتے بیکشان بزم حیرانی — دہن معشوق کا ہوتا تو پھر کرتا نہ کیون پیمانہ گردانی

یہ نقطہ ہو گئے مرکز دور بیسم مدح احمد کا

وہ احمد جسکی پرتو سے ہو دل آئینۂ معنی — ثنا سے جسکی صندوق جواہر سینۂ معنی

مرصع دستکاتب مین پڑھو دستینۂ معنی — ملا ہو لب کو جسکے وصف سے گنجینۂ معنی

زبان نے رتبہ پایا ہو کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف لعبت جا بجا زرتار اغوشۂ قدسی کو — چراغان کے عوض چمکا کے انوار تجلی کو

بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک کیاری کو — بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش و کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکے دبستان مین — سلامت نوح جسکی جوشش الفت سے طوفان مین

کرا دیں جسکو چہ چاک گریبان مین — قدم آنے سے جسکے مدعا شہرستان امکان مین

ہوا ہو یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھاؤ آنکھیں جسکے خواب میں آنیکو ہے شیدا
کیا ہے جسنے داماں شفاعت میں پردہ عصیاں کا
حمایت پر ہے جسکی اُمتِ مرحوم کو تکیا
ہمارا خوابِ غفلت تکیہ گاہِ مغفرت ٹھہرا
بروزِ حشر بنکر خوابِ مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہے زیبائش حقیقت کی
وہ ہے رنگِ رُخِ ناسوت شمعِ بزمِ لاہوتی
وہی ہے رونقِ ظاہر وہی ہے زینتِ مخفی
بیاضِ عارضِ صورت سوادِ گیسوئے معنی
جو آ ہے سرمہ چشم گردشِ چرخِ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اخترِ آئینہ عالم
صفا پایا ہے اوس سے جوہرِ آئینہ عالم
ہوئی خاکِ قدم خاکسترِ آئینہ عالم
جلا سے کن فکاں وشنگرِ آئینہ عالم
سعادت ہے شرف ہے نیرِ نورِ مجرّد کا

گرادی قیمتِ جامِ شراب پر کمال اونسے
چڑھائی ساغرِ افلاس سے گردِ ملال اونسے
نکالا اپنے دستوں کیلیے گدسیر لال اونسے
مئے انگوریِ الفقر فخری کی حلال اونسے
لڑا ہے جامِ جم سے سنگ مقصود اوسکے مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کش اور ونکے توسل سے
نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تمول سے
شہنشہ دونوں عالم کا مگر نفرت تجمل سے
سرِ جاہ پہ فخر اوسکو ودیعیم توکل سے
حریمِ ناز ہے تکیہ خدا اپر اوسکی مسند کا

چمک میں شمع انوہین خورشید سے افضل
یہ نقشہ نقشِ ثانی اور نقشِ یوسفی اول
شبیہ مصطفیٰ ہو کیوں نہ ہر مخلوق سے اکمل
کھچی ہے حیرتِ بیدل کی گویا شکلِ مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کی یہے ہو مظہر کامل — مگر فی الحال تسکین طلعت زیبا سے ہو حاصل

خفیفہ ہو تو قیامت تک نہین آوے قرار دل — کہیں ہے رحمت یزدانی کی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

نہین کچھ کام عین عام رحمت کو تغافل سے — خصوصیت کی صد آنکھین ہین گر دیکھو تامل سے

نہ دیکھیں کیون گنہگار انکو وہ چشم تفضل سے — ترا کید منظور خدا ہی لام کا کل سے

ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت دنیا مین کھتے ہیں ہم ہر چند چاہی ہین — ہمین بہلے جنت کی کھڑکیان انتظر کی ہوتی ہین

بھلا اگر انکو دیکھے ہین طلعت پر جو ناری ہین — تصور نے دیا ہے آپکے بو شبہہ ناجی ہین

بھروسا ہی ہمین اللہ کے قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسی تو کوہ طور تک پہنچے — بڑا اونکا کیا عیسی نے کھینچے چرخ پر چلے

نشانے دونون تھے اوسکے نشانے سے کہین نیچے — ہدف ہو ہو گیا نور کمان انداز نبوت سے

مقام قاب قوسین او ادنی تیر مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کی اگر پائے — کمان کھینچے کمان دار آپ کھینچکر تا ہدف جائے

تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے — کشش جب قاب انداز ازل کی زور دکھلائے

کمان جانئے چلہ کیون نہ اوترے میم احمد کا

مدینے کی طرف جائین کہ ہم کعبے کا لین رستا — نظر آتا ہی ان دونون گھرون مین ایک ہی جلوا

کہاں اب یہ سمائی جس نے کچھ بھی نہیں پایا
احد کو جس نے سمجھا یا احمد بے میم کو سمجھا
عجب مشکل ہے مضموں میم سے مفہوم فرد کا

احد احمد میں آیا ایک ان دونوں کا مضموں مطابق ہے
نہیں مطلق دوئی کو دخل یہ دعوی صادق ہے
ہر اک ان میں ہے معشوق ہر ایک ان میں عاشق ہے
دوئی بھی عین وحدت ہے محمد نص ناطق ہے
مفسر ہے یہ جملہ آیۂ بسم مشدد کا

نبی جو تھے سب میں آئے لیکن سب سے ہیں برتر
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر
یہ برہان اس پہ ہے جس سے یہ کافی ہے خرد پرور
بلا نون نبوت سب کو میم عمر کھوتے ہیں
یہاں گھٹ جاتے ہیں یا دے کے احد ہوتا ہے احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب حضرت عیسیٰ سے
ہوئے ہمنام باری بخت جنکا نو حادث سے
نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوئے رتبے میں افزوں قاف قلت کاف کثرت سے
معما پا گئی چشم تامل صاد سے صمد کا

جو پہنچا عرش پر ہو کر تجلی گاہ یزداں میں
سراپا دونوں عالم غرق ہیں اوس بحر عرفاں میں
بھرے سب سیپیوں نے گوہر مقصود داماں میں
چڑھا قاف قدم تک اوس اوترا کان مکاں میں
ہے شور اوس قلزم گوہر نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ کھلایا
سروں پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا
ستاروں نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
ہوئی شام آفتاب بخت پر تیری زوال آیا
یہ نو خوب چمکا بدر میں تیغ محمد کا

ہوا اوسکے بدا ونکی ہمائی جب کسی سرمین ۔ مآلِ کار بربادی ہی تھی اوسکے مقدر مین
پھر اجوا وس سے آیا گردشِ قسمت کے چکر مین ۔ اوتارا اوسکا سر بار بار کے دو ہو نیٹے وم بھر مین

ہوا چاک اوس سے گریشتہ ہوکر قلب حیدر کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت ۔ عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
یہانتک پھیلی اوسکے گلشنِ اخلاق کی نکہت ۔ عداوت ہوگئی تاثیرِ خلقِ عام سے الفت

سبب ہے شعلۂ سیل آبِ شمشیرِ مہند کا

شرارے تیغ قاطع سے ہوئے وقفِ دانۂ خرمن ۔ پڑے پانی تو حق آتش سے ہو گرمی زمین زیرِ چمن
ارے باد سحر شمعِ سحر کو پھونک کر روشن ۔ عجب کیا ہے کہ خوبان زمین ہوتی ہیں ناگن

نہ بھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دین آبِ زمرد کا

عداوت کیونکر بیان آل محبت نقش ہر دل ہے ۔ جو قاتل تھا وہ عیسیٰ جو ظالم تھا وہ عادل ہے
کہان اب ہیبتِ دیدۂ احوال وقتِ ہجر ہی آل ہے ۔ نہین ہے جسکے قابل گر کہو سین آ شدہ وصل ہے

بیان ہے یہ لب تشدید سے حرفِ مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھ کر ہو کیا کہیے نبی اسکو ۔ فضیلت فخر و فردِ انبیا پر حق نے دی اوسکو
خدا کا فضل روز افزون ہے جسپر کیا کمی اوسکو ۔ وصالِ حق سے حاصل ہے بقائے دائمی اوسکو

یہان ہے واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا سامان جسم و روح و قالب کی جدائی کا ۔ جگر شق ہوگئی ہنگامۂ محشر ہوا برپا
زمین تھا آسمان عز و تمکین پیکر والا ۔ پڑا لرزہ زمین مین جسمِ اطہر جب اوٹھ سونپا

سکون کیواسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروبِ مہر انور سے
اڑھائی آسمانکو نیلگون چادر اسی غم نے
عزیزِ مصر مکہ تھے مہ کنعان بطحی استھے
عجب کیا ہے اگر کعبہ لباسِ ماتمی پہنے
کرے ہے تعزیت یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سے فرشتونکے ہین دل پانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہین ہے جای حیرانی
زہے فیضِ ثواب ماتمِ محبوبِ یزدانی
صریر خامہ ہے اس غم مین ہمگر مرثیہ خوانی
قلم کو بیکسان بانٹو والے اللہ کے ید کا

کھچا سطحِ زمین پر جیسے خطِ روضۂ انور
شعاعِ مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
ثوابِ طوفِ حج پاتے ہین قدسی گرد پھر پھر کر
ثبت ور آسمان ہوتے ہین بابان اسکو ضربہ
کہ ہے نو دائرون مین ایک مرکز قافِ گنبد کا

نہین ہے یہ قمر تقسیم ہو انوارِ سید کا
برابر پاتے ہین فیضان ہر نور مجرد کا
عجب عالم گلستان کا ہے عجب جلوہ ہے گنبد کا
بیان ہو کس سے شانِ روضۂ پر نور احمد کا
کہ جیسے اک غلافِ سبز ہے چرخِ زبرجد کا

مطلع ثانی

کرون صدف بنایا صفِ رفعت اسکی مشہد کا
فلک کہتا سبب تجھے تا ہے کسر شان گنبد کا
نہین کرسی نشین قبہ سمجھون عرش امجد کا
لکھون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

پہر عہد کا دعوی صداقت کو کہان پہونچا
تعلی ہے تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا

نہ تا قندیل نورِ چراغِ آسمان پہونچا ۔۔۔ نہ گردون کا غبار اُتا غبارِ آستان پہونچا

اثر پیدا ہوا آخر زحل سے طالعِ بد کا

تنزل ہے محال اوسکا ترقی جسکی فطرت ہے ۔۔۔ یہ دعویٰ ہے بدیہی فلسفی کیون گرمِ حجت ہے
توجہ جانبِ مرکز اگر شانِ طبیعت ہے ۔۔۔ کرۂ آتش کا کیون رہگیا نیچے یہ حیرت ہے

کہ سر سے فلک کیون شعلہ ہے قندیلِ گنبد کا

کہو نکلے نہ نسرِ طائر اپنے آشیانے سے ۔۔۔ تھکی بانہوں سے مرغِ سدرہ اس رفعت پہ آنے سے
فلک کا اخترِ تقدیر چمکا سر جھکانے سے ۔۔۔ سنا جاتی کا آنسو ڈھلکا اوسکے آستانے سے

ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرقِ فرقد کا

یہانکی گرد ہے کحل الجواہر اسکو منہ دے ۔۔۔ نہ پائینگے اگر قدسی تو در در خاک چھانینگے
صفائی ہے جلی کیا حاصل اتنی خاک اوڑا کر ۔۔۔ فلک اب کوکبِ مدار کی جھاڑو اوٹھا کے

ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہین سرمہ خاکِ مرقد کا

زمینِ روضہ فوقِ فلک سے ہے کہین افضل ۔۔۔ ہوا ہر روزنِ دیوار چشمِ جوہرِ اول
غبار اسکے سے ہے آئینۂ خورشید کو صیقل ۔۔۔ جبینِ عرشِ ایزد پر ہے خاکِ آستان صندل

ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہِ فرقِ فرقد کا

بلندی مین یہان یہ روضۂ رفعت نشان پہونچا ۔۔۔ جہان اوڑکر نہ شہبازِ خیالِ قدسیان پہونچا
جبینِ عرش سے آگے وہ سنگِ آستان پہونچا ۔۔۔ زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا

کہانتک اوج ہے لکھیے اوسکی خاکِ پاک مرقد کا

ہالا گردان ملک ہین عالم ارواح کو غش ہو
فلک پر شمس ہے یا شمسۂ ایوان دلکش ہو
زمین پر چاندنی یا سایۂ قصر پری وش ہو
عیان ہو کہکشان یا نقش محراب منقش ہو
فلک ہو یا کلس رکھا ہو چھوٹا سا زمرد کا

تیرے روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے
پناہ پست و بالا امن کون و مکان کہیے
عبادتخانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
ملاذ جن و انسان مرجع قدوسیان کہیے
کہین ہے قبلۂ حاجت کہین ہو کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار سے ہر دم جو پاتے ہین
پیام بے تکلف کس تکلف سے سناتے ہین
پئے کسب سعادت سر پہ اپنے رکھکے لاتے ہین
سلام حق کو لیکر دمبدم جبریل آتے ہین
عجب مضمون کھپا ہی بیت مین آورد و آمد کا

صفات و مدح والا کو بہت چڑھکر بیان کیجے
قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجے
بلند ایسے بنا مضمون مین کہ ہم آسمان کیجے
ہر اک مصرعہ ہی بس مین کو تختۂ سرو روان کیجے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہو قافیہ قد کا

مطلع
قیامت مین ہے کیا دفتر کا سواد دفتر بد کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہ پہونچے خاک مشہد کا
نظر مین نور ہے تیرے سے بیاض صفحۂ خد کا
تصور مین ترے جنت ہے گوشہ اپنے مرقد کا
کہ تھا لا سیری چشم تر کا ہو طوبیٰ ترے قد کا

مطلع
کہین شمس و قمر سے بڑھکے جلوہ ہے ترے خد کا
دو عالم مین ہے پھیلا نور تیری ذات ارشد کا
ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
محمد مصطفیٰ پتلا ہے تو نور مجرد کا

ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ تری قد کا

مبارک نافۂ مشکین ختن مین نافہ آہو کو | گلستان سے کہدو کہ چھوڑے اپنی سرو دلجو کو
نہ یہ موزون ہی پہونچا اوسکی رنگت عنبرین کو | سواد بت تشبیہ کیسے تیرے گیسو کو

بہار گلشن تنزیہ ہر بوٹا ترے قد کا

دو چار آنکھیں ہین جھپتی و عالم سے لگا نا آہ | وہ بینی سے دور وزہ زیست مین وہ تماشا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کے پہلو مین ٹہوکا ہو | میسر ایک جلوہ نہین مجھے لطف دوبالا ہو

کرو نہین دیدہ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھون کیا مدحت مطالب جانبخش حضرت مین | کہ ہے وہ حسن مطلع صفحہ مہر قیامت مین
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت مین | بیاض مطلع عارض تو ہے دیوان وحدت مین

نکیلا مطلع ایجاد مین مصرع ترے قد کا

رسالت سے جو تری منظور تھا سکو بنا بیت ہو | مگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری او عالم دو
نہ ہو حکمت کے آگے راہ پر گم گشتہ جو جو | بنایا رہنما جب عالم ایجاد کا تجھکو

ہوا خضر سر راہ عدم سایہ تری قد کا

دوئی سے کیون تنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو | بنایا تو یکتائی سے ستایا پاپے حضرت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قامت کو | نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو

جو روشن بزم وحدت مین ہوا اکتا تری قد کا

بیان شان بسم اللہ ہے ابرو کی آیت مین | خلاصہ سورہ والشمس کا ہے تیری صورت مین

تری باتین شریعت مین ترا جلوہ طریقت مین
کلام ناطق آیات قرآن حقیقت مین
سراپا معنی تحقیق ہی جملہ ترے قد کا

نہین کچھ تجھ سے باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی
تجلی وجہ اللہ کی تو نے اپنی ذات مین دیکھی
ازل سے ہی تری تقدیر ای محبوب حق چمکی
خدا نے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی
لگایا اوسمین قد آدم آئینہ ترے قد کا

بہت پر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا
نہ تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
پس صد محو و اثبات ایک مدت مین کھچا خاکا
مٹا ڈالین بنا کر صورتین آدم سے تا عیسی
تب آراستہ نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا

اوڑا لینا بہت دشوار ہے میرا چلن محسن
ٹھہر سکتے نہین آگے مرے ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہے نظمین دم بھر مین سارا بانکپن محسن
مقابل مجھ سے ہو کیا مرد میدان سخن محسن
کہ جوہر ہی مری تیغ زبان مین وصف احمد کا

امیر وسکا مقولہ ہے کہ جو اس ادا پر آئے
جھکاتے وہ سر تسلیم پہلے پاؤن پر میرے
عجائب ٹھاٹھ سے تعلیم پائی شاگردی مین لینے
فضائے تنگ سے ان قلم مین نقطہ و خط سے
بڑے اوستاد نے مجھ کو سکھایا ہے پھری گد کا

نہ مدح غیر سے مطلب فقط ہی اس قلمرو مین
قلم جاری ہے احمد کے کرم سے اس قلمرو مین
حسد کر کے کہان جائیگا ہمسری اس قلمرو مین
سزا حاسد کو ہے دار قلم سے اس قلمرو مین
کہ یہ دارالحکومت ہے مظفر کا موید کا

زبان تیز کے جوہر زباندان ہو تو پہچانے — ولایت میں جو تیغیں کہیں صاف اس تیغ صفاہانے
گرے کٹ کٹ کے دست فلک سے تیر کونکے پیکانے — کیا شیراز کو پامال اردوے معلی نے

گیا مان اصفہان لو باڑی تیغ مہند کا

قطعہ

قصیدہ لکھا ہوں نعت میں اعجاز ہی روشن — سواد ہر رقم ہی دود شمع طور کا مخزن
قلمدان بیت کو وہ طور پہ بستہ طور کا دامن — عصائے موسوی خامہ رقم ہی وادی ایمن

ید بیضا کو داغ رشک ہوتا ہی مرے ید کا

دبیر آسمان سے ہی کہیں میرا بلند اختر — ہر اک صفحہ مرے دیوان میں ہی رشک ماہ انور
چمک ہی معنی روشن کی طرہ ہی تجلی پر — پڑا ہی طور کی چوٹی پہ رتبہ وصف زریں کمر

لکھا جو شعر وصف روئے تابان محمد کا

ہوئے ہیں منتظم ہر چار ارکان سخن مجھ کو — منور ہی چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے
جہاں میں ہی فروغ نور ایمان سخن مجھ سے — زمین شعر پر نازل ہی قرآن سخن مجھ سے

کتاب آسمان اک نسخہ ہی لوح زبرجد کا

فلک کب ہمعنان توسن طبع رواں پہونچا — فرشتوں کی جہاں چلتے ہیں اکثر وہاں پہونچا
بھرے ایسے ترارے تا فضائے لامکاں پہونچا — سخن میرے قلم کی نوک سے ہے کہاں پہونچا

کہ کالے کوسوں سبزہ رہگیا چرخ زبرجد کا

مضامین مختلف ہوں فکر عالی کا اشارا ہی — کہ تخصیص قوافی سے مناسب کنارا ہی
طبیعت بار بھر آئی ہی دل نو جوش مارا ہی — مری طبع رواں کا پھر اسی گھاٹ اتارا ہی

تماشا دیکھیے بحرِ سخن کے جزر کا مد کا

وجوب و امکان دونوں میں ہے جلوہ نور احمد کا
کہیں مصداق مطلق کا کہیں مظہر مقید کا
مطلع
وہ اک غنچہ ہے اک گل ہے ترے گلزار مقصد کا
احد کا غیب میں مورد شہادت میں تو احمد کا

ہو مشہود ایک ہی بیشک بہ جسمی یا ہو اشہد کا

ہے اب قصیدہ نعت میں موزوں قصیدہ ہو
نہیں آتا ہے مجھ پر حرف گر انصاف سے دیکھو
لکھے مطلع برابر کے جو پائے قافیے دو دو
بجا بھی ہے لکھا آئینہ کی صورت لفظ اللہ کو

نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر میں عالم کو نہ حیرت ہو
موخر انبیا سے کیوں نہ خلقِ جسم حضرت ہو
یہ مضموں صاف روشن ہے اگر چشم بصیرت ہو
یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو

خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہے اس تاخیر میں گر غور سے دیکھے
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے
کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہ جاتے
کہ دست صنع گر فارغ ہوا مقصود اصلی سے

مقید پھر نہ ہوگا مطلق ایجادِ مقید کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی گرم بازاری
ہوئے انگارے غنچے پھول شعلوں کو ملی زاری
لگائی تجھ سے لو اے گرمیِ بازار طنازی
ترے رشتے سے مثل شمع کی آتش سے گلبازی

ہوا ہے تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا

غلط ہوں فقرے ایں کاتب اعمال جلتے ہیں
نہ دیں نیکی ہی کی رہ جائیں باقی سارے دفتر میں

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے / صحف میں جسکے نازل ہر اک میں ذکر تیرا ہے

جو ہو تیری ثنا پر بند ہم ہین سو وہ بیچا ہے / سو ایسے کی مدح کرنا جنکا شیدا ہے

یہ سچ ہے شیدا ایسے ہیں جھوٹا افضل اسجد کا

تری خدمت مین اے حاجت روا عرض ہے تنہا / رہا ہون جانشین تیری ہی دیسے دین و دنیا کی

ثنا سے دور یکسے ہو نہ آلودہ زبان میری / یہ خواہش ہے کرو نہیں عمر بھر تیری ہی مدحی

نہ اوٹھے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑے سوز دروں داغ عشق فتنہ سامانی ہے / تماشا ہے کہ چمکے بخت نور مہر عرفانی ہے

شرر نکلیں اوٹھیں شعلے ہوا ہے برق لمعانی ہے / چمک سودا کی دلیں خیال [illegible] ہے

ستارہ اوج پہ ہو جسم کے برج مشید کا

پھنسا ہے دام گیسوے مسلسل میں مجھے ایسا / یہان تک ہے تراقی انہ تجھ پہ [illegible] قدم میرا

رہوں میں شیفتہ پا جب قفس چھوڑوں عناصر کا / کہ نہ دل سے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا

جو ٹوٹے دم کا وسا کا ملا ہے رنج مقید کا

بنا دے مجھ کو پیاسا اپنی چشم شہلا سے / کہ ہو نہ تشنہ بے ہنگامے بجام دنیا کے

دل وحشی کسے رم دونون عالم کی تمنا سے / ہرن ہو نشہ میرا نشانین دین و دنیا سے

رہوں خائف تصور کرکے مین و وال سودا کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر / نہ ہب پو مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر

محک میں امتحان کے پیشگاہ حضرت داور / ہر نگ زر چڑھے سونا مرا میزان محشر پر

اوٹھین قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے میرے لیے بیتابیان ہر موج کوثر مین
بلکہ مجھ کو ملے رشتے کی صورت قصر گوہر مین
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین
فرشتے دیکھ کر مجھ کو کہین دیوان محشر مین

جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہی اس قصیدہ کو جو بیٹھے وصف خنجر مین
عوض ہر بیت کے پاؤن سکونت قصر جنت مین
کہی ہین بسکہ اکثر شعر موزون وصف قامت مین
تلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین

بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجود کا

قصیدہ ختم ہوتا ہی صلہ اسکا عنایت ہو
اوٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو
بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو
ترے دربار مین ہر وقت رہنے کی اجازت ہو

مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

نہ مجھ کو تیرے خالق سے کسی صورت جدا سمجھون
ظہور شان وحدت کا مین تجھ کو واسطہ سمجھون
حق آئینہ ہو دل پہ صاف اصلی مدعا سمجھون
ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھون رخ تابان کو یا مہر سما سمجھون
کلف دیکھون جو اسمین کچھ مین سمجھون تو کیا سمجھون
یہ تشبیہین ہین برعکس ایک فرق حق نما سمجھون
ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

دم تحریر تیرے ذوق سے بڑھ جائے تردستی
قلم سے نکلین آنسو ہو یہ جوش خندہ شادی

تمثیل اگر از رنگینی گل نقشیے بردارد بهارش خزان گردد ـ بلندی مصرعهایش جبین سخن را
ابرو ست ـ وصفاے ترکیبش عارض نظم را آبرو ـ صبح رخسار الفاظ از بندش نگینش رشک خنده
وطره کاکل مضمون از گره بندی تضمین مغول بند ـ ورستی سلسله شوخی از شکست گیسوے
عبارت چیست ـ وشکستن کله گوشه عبارت بهانه شوخی درست ـ نظر باز معنی از صورت سست
الفاظ محجوبی دربر ـ وصورت الفاظ را از صفاے معنی آئینه در نظر ـ پنجه خورشید بزوال حسن انگشت نما
صبح مثالش صادق نیاید ـ همسه تحیره بسکته حیرت منسوب ریله وزنش سنجیدن نشاید ـ
طبیعت مشکل پسند که بتصور نظم پروین سر آسمان میکشید گره بر جبین بست ـ وفکر نازک بند که
بخیال پنجه نگارخان ناخنه بدل میزد پشت دست بر زمین ـ ساز مقدس نغمات هند با آهنگ حجاز
در طرب ست ـ ونگینی الصدر بعلا جلوه فروش شهنشاه عرب ـ ودایع گهرهاے قبول از خزینه
رحمت نثار پرداز ـ ونتایج گلهاے درود از چمنستان کرمست در اهتزاز ـ رباعی

| | |
|---|---|
| این نظم اعجاز مصطفاے سخن است | پیغمبر اوج کبریاے سخن است |
| حقا که در مدینه [illegible] | مداح پیمبر و خداے سخن است |

بسم الله طبع موزونش چون دیباچه نسخه ابجد تاریخ گردید ـ مخمس نعتیه افاتحه طراز وورود
ماثور ساخاتمه پرداز گردید ـ سهانا تاریخ اولین از مفتاح الف خامه جادو طرازش قفل حیرت گشود
وماده دوم از صاد صل علی که چشم جهل استاد ازل طغراے عنوانش کرد جلوه نمود ـ یارب
در امان تعاقب قیامت که جزا اشرا عمل کنند نفی افعال ماضی با هر نقطه این نامه مرکز کاف
کرامت ـ ودندانه شین شفاعت ممدوح تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت با وفقط

## تضمین بطور مناجات از مصنف قصیدہ

من ودچہ غفلتی و بیخبردی
دشمنِ نفس در کمین بدی
تومرا زور و حجت و سندی
تومرا تاب و قوت و مددی

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خانہ بگذاشتم برسوائی
نہ عصا دارم و نہ بینائی
شور نیستم بدشت پیمائی
انت یا سیّدی و مولائی

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

نہ زدنیا تمتعم نہ زدین
دشمنِ جانم آسمان و زمین
دوستان خشمناک و چین بجبین
دشمنان ہمہ نشستہ بکمین

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خون صد آرزو بگردن من
خویش بیگانہ دوست دشمن من
خانہ زندان و راہ رہزن من
ماندنم مشکل ست و رفتن من

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

منم در هجر آن در مهجور — دلِ بیمار و خاطر رنجور

عالم بیکسی منزل دور — شب دیجور و چشم من بے نور

یا حبیب الاله خذ بیدی

ما لعجزی سواک مستندی

بسکه بودم حریص فسق و فجور — گشته ناخوش زمن خدای غفور

هست اکنون شفاعتِ تو ضرور — آمدم بر درِ تو از رهِ دور

یا حبیب الاله خذ بیدی

ما لعجزی سواک مستندی

کارِ من ابتر است هر نفسے — دل پر از درد و سر پر از هوسے

بیکسم در جهان و نیست کسے — همدمے یا انیس دردسے

یا حبیب الاله خذ بیدی

ما لعجزی سواک مستندی

صبح من شام شد ز شامتِ من — هست هر روز من قیامت من

شو شفیع و مکن ملامت من — نیست جز بر درت سلامت من

یا حبیب الاله خذ بیدی

ما لعجزی سواک مستندی

سوے ملکِ حجازم آهنگ است — نام هندوستان مرا ننگ است

آستانت ہزار فرسنگ ست — دیده ام کور و پاے من لنگ ست

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کفر ظلمت سرشت در طغیان — چار سوے سواد ہندستان
زور ظلم ست و قوت شیطان — خوف جان ست و خطرہ ایمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

تشنہ خون من جفاکارے — دشمنم ظالم ستمگارے
من و در حال خود گرفتارے — نہ مرا مونسے نہ غمخوارے

یا حبیب الآلہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کشتیم تہ نشین چو دیدہ تر — گشتہ ملاح و ناخدا مضطر
بحر پر جوش و جوش پر خطر — سر ز سامان گذشت و آب از سر

یا حبیب الآلہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

رفت تاب از تن و دل از بر من — آب چشم گذشت از سر من
راہ گم کرد و خضر رہبر من — نہ کسے یار من نہ یاور من

یا حبیب الا اَخذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

زخم از دل گذشت و دل ز قرار — خار از پاے و پایم از رفتار
رفت هوش از سر و سر از دستار — کار از دست و دست من از کار

یا حبیب الا اَخذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کشتی من شکست و لنگر او — غرق شد ناخداے رهبر او
بحر و هر لحظه جوشش دیگر او — من بیدست و پا شناور او

یا حبیب الا اَخذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کاروان رفت و من پریشانم — دیده بر نقش پاے یارانم
ذرهٔ دشت و گرد میدانم — راه گم کرده در بیابانم

یا حبیب الا اَخذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

ظلمت دهر چون صف مژگان — نور چون چشم سرمگین پنهان
لمن الملک کفر را بزبان — این مناجات بر لب ایمان

یا حبیب الا اَخذ بیدی

مالعجزی سواک مستندی

روحم از تن جدا و تن نزتوان | سینہ پُر یاس و یاس بے پایان
جان من بر لب و لب بفغان | دل پُر از درد و درد بے درمان

یا حبیب الالہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

ناکسان بے سبب مرا دشمن | ہمہ خود آشنا خدا دشمن
دوستان سنگدل دغا دشمن | جملہ محسن کش آشنا دشمن

یا حبیب الالہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

## رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ و تضمین

مولا مرے عقدہ ہائے مشکل وا کر | ہر غنچے کو باغ قطرے کو دریا کر
بد ہوں یا نیک تیری امت میں ہوں | محشر برپا ہے تو مجھے برپا کر

## ایضاً

یا رب آہ رسا مدینے پہونچے | ہر نالۂ دل مرا مدینے پہونچے
چھوٹے کا جو رنگ ناتوانی سے اوڑے | گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے

## ایضاً

اگر در تخیل شکلے وسے من | باشا بندِ گرہ زبال و پر من

دارم گرہے و مشکل اینست کہ نیست — جز نقد گرہ در گرہ گوہر من

ایضاً

اک شان خدا ہو سید عالیجاہ — ملک قدم و حدوث کا شاہنشاہ
جس و لپہ کھلی حقیقت اوسکی محسن — بیساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ

ایضاً

سرسبز کن اے سید ابرار مرا — دہ رونق نخل گل بگلزار مرا
چون دانہ ہزار بار بر ریز زمین — گر چرخ بیفگند تو بردار مرا

ایضاً

یارب بطفیل حسن آن شاہ زمن — سیگردان ہر زبان من سود من
گر بیسوزی چو شمع رخسار بسوز — ور بشکنی چو زلف مشکین بشکن

ایضاً

عقدے مشکل کے میرے مولا وا کر — ثابت قدم منزل استغنا کر
درماندہ ہون خستہ حال ہون بیکس ہون — سر پر میرے ہاتھ رکھ مجھے برپا کر

ایضاً

زان پیش بیا کہ من بخاک آمیزم — جان چون گہر سخن بپایت ریزم
در صفحہ دیدہ و دلم اے محبوب بیا — بنشین چون نام و چون نگین بخیزم

ایضاً

رنگین تیری ہی بزم اے شہ خوشنو ہی | باقی تو اور اسی ہی عیان ہر سو ہی
تشبیہ کا پاتا ہون مرقع سنسان | تنزیہ کو دیکھا تو مقام ہو ہی

## تمام شد

قاعدہ سریان پیدا شدن لفظ احمد از احد و احد از احمد و نیز از ہر لفظیکہ فرض کردہ شود بلا تبدیل و تغییر قاعدہ ایجاد بندہ محمد احسن عفی عنہ برادر خرد مصنف قصیدہ

اے خلوتیان پردہ راز
آئینہ وحدت وجود ست
ہر قطرہ بساط بحر بردوش
آنچ سر بندگی خدائی
خاصان خدا خدا نباشند
در گوش رسید بر دہ ہوشم
پیش نظرت ظہور گیرد
اعدادش کن چہار چندان
بنیاد عمل بود از نیجا
حاصل شود ت احد بلا شک

گوشے کہ صدا چہ سید ہساز
رنگین چمن جہان و ما فیہ
ہر ذرہ بہار مہر در جوش
آئے ز دل حقیقت آگاہ
لیکن ز خدا جدا نباشند
پیدا شود از نوائے این نے
احمد ز احد احد ز احمد
یک کم کن و ضرب دہ بچارش
یعنے پس طرح ما بقی را
ذر بہر حصول احمد آنرا
بہ فکر تو احسن آفرین باد
احسنت نغمۂ آفرین باد

اعراض و جواہر انچہ بودست
رنگے بود از بہار تنزیہ
در عالم وحدت آشنائی
خوش گفت ہر آنکہ گفت واللہ
اینک سریانی از سروشم
احمد مثل احد ز ہر شے
پس ہر لفظے کہ خواہی ایجان
کن طرح ہشت و بشمارش
در سہ بزن و زیادہ کن یک
زن در احد و احد بیفزا

## مثاله

| | | | |
|---|---|---|---|
| احمد | عدده ۵۳ | ضرب در ۴ | حاصل ۲۱۲ |
| بعد کمی یک باقی ۲۱۱ | ضرب ثانی در ۴ | حاصل ۸۴۴ | تقسیم بر ہشت |
| باقی ۴ | ضرب در ۳ | حاصل ۱۲ | یک زیاده |
| حاصل ۱۳ | که اعداد احد اند | | |

## مثال ثانی

| | | | |
|---|---|---|---|
| احد | عدده ۱۳ | ضرب در ۴ | حاصل ۵۲ |
| بعد کمی یک باقی ۵۱ | ضرب ثانی در ۴ | حاصل ۲۰۴ | تقسیم بر ہشت |
| باقی ۴ | ضرب در ۱۳ | حاصل ۵۲ | یک زیاده |
| حاصل ۵۳ | که اعداد احمد ہستند | | |

## مثال ثالث

| | | | |
|---|---|---|---|
| هادی | عدده ۲۰ | ضرب در ۴ | حاصل ۸۰ |
| بعد کمی یک باقی ۷۹ | ضرب ثانی در ۴ | حاصل ۳۱۶ | تقسیم بر ہشت |
| باقی ۴ | ضرب در ۱۳ | حاصل ۵۲ | بر زیادت یک |
| حاصل ۵۳ | که اعداد احمد ہستند | | |

## برائے استحصال احد

| | | | |
|---|---|---|---|
| هادی | عدده ۲۰ | ضرب در ۴ | حاصل ۸۰ |
| بعد کمی یک باقی ۷۹ | ضرب ثانی در ۴ | حاصل ۳۱۶ | تقسیم بر ہشت |
| باقی ۴ | ضرب در ۳ | حاصل ۱۲ | بر زیادت یک |
| حاصل ۱۳ | که اعداد احد اند | تمت | |

## رباعیات

معراج کو جس وقت چلے خیر بشر — آیا یہ پیام ذوالجلال اکبر
جلد آ اسے نور دیدۂ عالم قدس — اک چشم زدن مین تا تون پڑے طے کر

## ایضاً

لے حب نبی کی مرے سینے مین ہے — اونکا ہی خیال مرنے جینے مین ہے
جب بند ہو آواز مرا دم ٹوٹے — آہنگ حجاز ہو شینے مین ہے

## ایضاً

ایمان کا غروب ہونے پر ماہ آیا — تب دہر مین وہ شہ ذی جاہ آیا
جلدی ہوئی ایسی کچھ کہ اس عالم تک — سایہ بھی حضور کے ہمراہ آیا

## ایضاً

رہجاؤ گے ہاتھ زندگی سے دہوکر — پچھتائینگے اقربا ہمارے رو کر
محسن کیا پوچھتے ہو چھوڑو گھربار — جنت کو چلے چلو مدینے ہو کر

## ایضاً

گر نکتہ نوازی کا ترے دہیان آئے — بخشش کا سما نظر آسان آئے
ملزم کے یارب عدد احمد ہون — جب روز حساب وقت میزان آئیے

## لغز باسم احمد

ابرے حسن معانی لفظے ست چون تشبیش را گویند در کن ستایش حق لازم آید اگر گویند
لکن در خواندن مناسب لغت صحیحہ تباعیست گو بعضے بعکس آن شعر فی داخلند
در کلام شعر اسم ست گو نہ فعلش خوانند چارمش را باسیومش نسبتے کہ اولش با دوم

# مدیح خیر المرسلین

۱۲۹۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدانِ گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانبِ قبلہ ہوئی ہے یورشِ ابرِ سیاہ
کہیں پھر کعبے میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

نو ہر کا ترسا بچہ ہے برق لیے جل میں آگ
ابر چوٹی کا برہمن ہے لیے آگ میں جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلیٰ ناظم
برق بنگالۂ ظلمت میں گورنر جنرل

نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل

دیکھیے ہوگا سری کرشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

راکھیاں لیکے سلونوں کی برہمن نکلیں
اُنکی سیلا اٹھاتے ہوئے کا بھی گرداب بلا
ڈوبتے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے
تیرو بالا کے لیے دیتے ہیں آکے جھونکے
کبھی ڈوبی کبھی اوچھلی مہِ نو کی کشتی
اُتریاں کرتی ہیں ڈوبی سے مزاجِ عالی
شب ہے یا اندھیرا میں ہی بادل کے نہاں
شاہدِ گل ہے کھڑے لیے اوٹھا کے گھونگھٹ
جوگیا بھیس کیے چرخ لگائی ہے بھبوت
شب کو مہتاب نظر آئی نہ دن کو خورشید
وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئی نہ شمع
نور کے پتلے ہوئے پردہ ظلمت میں نہاں
آتشِ گل کا دھواں بامِ فلک تک پہونچا
ابر بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا گھپ ہے
جس طرف سے گری بجلی پہ ادھر اسکی
فیضِ سرطیب جولانے یہ دکھائی تاثیر
آب آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے

تار بارش کا لگے ٹوٹنے کوئی ساعت کوئی پل
نہ بچا کوئی محافانہ کوئی رتھ نہ بہل
نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل
بیڑے سیاہ دونکے نکلتے ہیں بھرے گنگا جل
بحرِ اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہلچل
لالۂ باغ سے سیندورے فلک کھیم کسل
لیلی محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل
چشم کافر میں لگائی ہوئی کافر کاجل
یا کہ بیراگی ہے پربت پہ بچھائے کمل
ہے یہ اندھیر مچائے ہوئے تاثیر زحل
گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھا اوسے لیکر مشعل
چشمِ خورشید جہاں بین میں ہیں آثارِ سبل
جمگیا منزلِ خورشید کی چھت میں کاجل
برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لا نا مشعل
قلعۂ چرخ میں ہے بھول بھلیاں بادل
زیرِ جل ہے اگر تو کھل ہو مشتعل
کہیے تصویر سے گرنا کہیں پیچ سنبھل

ہوا پھر گردش میں گرفتہ عجب چکر میں رکھو
سر پہ ہو تیشہ مری دیدۂ بیمار کے غل

شانِ شمشاد پہ قمری سے کہو چھیڑے ملار
تو نہالانِ گلستاں کو سنائے یہ غزل

## غزل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
برج میں آج مگر کشن ہے کالا بادل

خوب چھایا ہے سرِ گوکل و متھرا بادل
رنگ میں آج کنہیا کے ہے ڈوبا بادل

شاہدِ گل کا لیے ساتھ ہے ڈولا بادل
برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل

سطحِ افلاک نظر آتی ہے گنگا جمنی
روپ بجلی کا سنہرا ہے روپہلا بادل

خم بجلی کی چلی پچھ سے نظر آتا ہے
سبزہ مہکا ہے ہلاتا ہوا ابر چھا بادل

جب تلک برج میں جمنا ہے یہ کھلنے کا نہیں
ہر قسم کھا کے اٹھائے ہے یہ گنگا بادل

بجلی دو چار قدم چل کے پلٹ جاتی ہے لیکن
وہ اندھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل

چشمِ مہر ہے عکسِ رنگِ گل سے دریا
پرتوِ برق سے ہے سونے کا بچھا بادل

میری آنکھوں میں جما تا نہیں یہ جوش و خروش
کسی بیدرد کو دکھلائے کرشما بادل

دلِ بیتاب کی دنیا سی چمک ہے بجلی
چشمِ پرآب کا ہے ایک کرشمہ بادل

تپشِ دل کا اٹھایا ہوا نقشہ بجلی
چشمِ پرآب کا دھویا ہوا خاکا بادل

اپنی کم ظرفیوں لاکھ فلک پر چڑھ جائے
میری آنکھوں کا ہے اوترا ہوا صدقا بادل

پھر کسی کھیل نہیں جوششِ گریہ کا ضبط
یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل

جام عمر فلک پیر ہوا ہے لبریز
لیے آتا ہی جنازہ ہی یہ کاندھا بادل

راجہ اندر ہی پرستانہ مے کا پانی
نغمہ مے کا سر کشن کنھیا بادل

جوش پر رحمت باری ہی چڑھاؤ جھم کر
چشمک برق سی کرتا ہی اشارا بادل

دیکھتا گر کہین محسن کی فغان و زاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

مطلع

پھر چلا خامہ قصیدہ کی طرف بعد غزل
کہ ہی چکر مین سخنگو کا دماغ مختل

باغ مین ابر سیہ مست چڑھا کر آیا
جام خورشید مع میکدہ برج حمل

چشم سیکش مین گلابی ہی کہ پھولا ہی گلاب
پھول کیوڑے کا کھلا ہی کہ کھلی ہی بوتل

جام پر بادہ ہی کہتے ہین کہ رندونکو چھٹے
دست مے جام سے کہتے ہین کلیجے کو مل

کوہ دل کو بڑی سنگدلی سے پیا
کشتی مے کو بنایا مرے ساقی نے کنول

کیسی افسردگی کیا بات ہی مرجھا ئیگی
غنچہ کہتا ہی بچا لو مجھے کہ گلشن سے نکل

سیر مین شست کے مصروف ہی جو پاون ہی لنگ
شغل مین چاک گریبانکو ہی جو ہاتھ ہی شل

مصر والونکو یہ ڈر ہی کہ زلیخا کے لیے
بازار نہ بکنے لگے سو دے کا خلل

مے گلرنگ کیا شمع شب فکر کا پھول
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہی نکل

کیا جنون خیز ہی لکھنے مین صریر کلک
کیسا ہی سے ہی ہر حرف کو سودے کا خلل

ہی سخنگو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر
ہو گئی نظم کی انشا و تعبیر سب مہمل

بلبلہ سمجھا ہی جو منھہ سے نکلتا ہی کچھ اور
لفظ ہی معنی ہین اور معنی ہین سب بے الکل

کتنا بے قید ہوا اِس قدر آوارہ پھرا
کوئی مندر نہ بچا اوس سے نہ کوئی استھل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہے کبھی جمنا پہ
گھاگرا پر کبھی گنڈا کبھی سوے چمبل

چھینٹے چھینٹے سے نہ محفوظ رہی قلزم و نیل
نہ بچا خاک اوڑانے سے کوئی دشت و جبل

ہاں یہ سچ ہے کہ طبیعت نے اوڑایا جو غبار
ہوئی آئینہ رخوں کی دلِ بندان صیقل

رو ہے ہمتی ہے سبکنے میں بھی اعلیٰ کیطرف
تاکتا ہے تو ثریا کی سنہری بوتل

اک ذرا دیکھیے کیفیت معراجِ سخن
ہاتھ میں جام زحل شیشۂ مہر بغل

گرتے پڑتے ہوے مستانہ کہاں کہاں پاؤں
کہ تصور بھی وہاں جا نسکے سر کے بل

یعنی اوس نور کے میدان میں پہونچا کہ جہاں
غیرتِ برق تجلی کا لقب ہے بادل

تار باران مسلسل ہے ملائک کا درود
سبحۂ تسبیح خدا اوس کے یہاں عز و جل

کہیں طوبیٰ کہیں کوثر کہیں فردوس بریں
کہیں بہتی ہوئی نہرِ لبن و نہرِ عسل

کہیں جبریل حکومت پہ کہیں اسرافیل
کہیں رضوان کا کہیں ساقیِ کوثر کا عمل

کنزِ مخفی کے کسی سمت نہاں تہ خانہ
ایکطرف مظہرِ قدرت کے عیاں شیش محل

عاشقِ جلوہ طلبگار کہیں چشم قبول
نازِ معشوق کہیں پردہ نشین کہیں حسن عمل

گلِ نیرنگیِ مطلق سے مہکتے گلزار
بے نیازی کے ریاحین سے مہکتے جنگل

باغِ تنزیہ میں سرسبز نہالِ تشبیہ
انبیا جسکی ہیں شاخیں عرفا ہیں کونپل

گلِ خوش رنگ رسولِ مدنی عربی
زیبِ دامانِ ابد طرۂ دستارِ ازل

نہ کوئی اوسکا مشابہ ہے نہ ہمسر نہ نظیر
نہ کوئی اسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

اوج رفعت کا قمر نخل دو عالم کا ثمر
بحر وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول

مہر توحید کی ضو اوج شرف کا مہ نو
شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

مرجع روح امین زیب دہ عرش برین
حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

ہفت اقلیم ولایت مین شہ عالیجاہ
چار اطراف ہدایت مین نبی مرسل

جسمین آتا ہو لکھون مطلع برجستہ اگر
وجد مین آکے قلم ہاتھ سے چلنے نہ [illegible]

## مطلع

ہیئت نسخۂ وحدت کا یہ تھا روز ازل
کہ نہ احمد کا ہو ثانی نہ احد کا اول

دو خورشید کی بھی حشر مین ہوجائیگی صبح
تا ابد دور محمد کا ہے روز اول

شب اسری ہی مین تجلی سے رخ انور کے
پڑ گئی گردن رفرف مین سنہری ہیکل

سجدۂ شکر مین ہو ناصیہ عرش برین
خاک سر پاے مقدس سے رگڑ کر صندل

افضلیت پہ تیرے مشتمل آثار و کتب
اولویت پہ تیری مشتمل ادیان و ملل

رفعت سے تیری ہوئی شوکت ایمان محکم
قہر سے سلطنت کفر ہوئی مستاصل

سبحت جاہ مین اعلی اسکے ہین معنی ادنی
مصرف جود مین اکثر کا مرادف ہو اقل

شانہ حضرت کا ہو تشدید و دو لام اجل
صاد مازاغ بصر سرمۂ چشم اکحل

جسطرف ہاتھ بڑھین کفر کے ہٹ جائین قدم
جسکے پاؤن کو سجدہ کرین لات و ہبل

تیری تشبیہ کا ہو آئینہ خانہ تنزیہ
شان یکتائی مطلق ہو جسے رنگ [illegible]

ہو حقیقت کو مجاز آپکا حضرت کا مقام
ہو نیازی کو نیاز آپکا نازش کا [illegible]

ہو سکا ہے کہیں محبوب خدا کا غیر خدا
اک ذرا دیکھ سمجھ کر مری اے چشم احول

شیخ ہے جنکا منتہا وحدت و کثرت کا خلاف
میرا احمد نے کیا آپکے یہ قصہ فیصل

نظر آتے ہیں مجھے احمد میں اگر دال دوئی
روز محشر ہوں الٰہی مری آنکھیں احول

پھر اسی طرز کی مشتاق ہے سودائی طبع
کہہ اس بحر میں اک قافیہ اچھا بادل

## غزل

کیا تجلا کعبے کی جانب کو ہے قبلا بادل
سجدہ کرتا ہے سوئے قبلہ یہ بیٹھا بادل

چھوڑ کر میکدہ ہند و صنم خانۂ چین
آج کعبے میں چھائے ہے مصلا بادل

سبز و چرخ کو اندھیاری لگا کر لایا
شہسوار عربی کے لیے کالا بادل

مسکن اس کا ہے رسول عربی و یتیم
رحمت خاص خداوند تعالیٰ بادل

قبلہ آرا نظر کعبہ ابرو سے تھو
سو کر سر قبلے کو گھیرے ہوئے کالا بادل

رشک سے دیکھ کے اس کے روشنی ہے برق
برق کے تن پہ پھر رکھے ہوئے پیلا بادل

دور سے پہنچی اب جانبخش نبی کی شہرت
سن مرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسیٰ بادل

چشم انصاف سے دیکھ آپکے دندان شریف
دیکھتا ہو گا اگر چہ یگانا بادل

تھا بندھا تار فرشتوں کا در اقدس پہ
شب معراج میں تھا عرش معلےٰ بادل

اندر وقت میں تھا ہمقدم برق براق
مرغزار چمن عالم بالا بادل

ہفت اقلیم میں اس دین کا بجا یا ڈنکا
تھا تری عام رسالت کا گرجتا بادل

دین اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا
یا اٹھا قبلے سے دیتا ہوا کاندھا بادل

آستانو کا جھکے وہین وہ رتبہ ہی
کہ جو نکلا تو جھکا کر ہی کاندھا بادل

تو وہ فیاض ہی در پر ترے سائل کیطرح
فلک پیر کو لایا دیے کاندھا بادل

تیغ میدان شجاعت مین چمکتی بجلی
ہاتھ گلزار سخاوت مین برستا بادل

محسن اب کیجیے گلزار مناجات کی سیر
کہ اجابت کا چلا آتا ہی گھرتا بادل

## مطلع

سب سے اعلے تری سرکار ہی سب سے افضل
میرے ایمان مفصل کا یہی ہی مجمل

ہی تمنا کہ رہے نعت سے تیرے خالی
نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

دین و دنیا مین کسیکا نہ سہارا ہو مجھے
صرف تیرا ہو بھروسا تری قوت ترا بل

ہو مرا ریشۂ امید وہ نخل سرسبز
جسکی ہر شاخ مین ہون پھول ہر اک پھول مین پھل

آرزو ہی کہ ترا دھیان رہے تا دم مرگ
شکل تیری نظر آئی مجھے جب آئی اجل

نام احمد ہو زبان پر بلا میم بصدد
لب پہ ہو صل علیٰ دل مین ہو عز و جل

روح سے میری کہین پیار سے یون عزرائیل
کہ مری جان مدینے کو جو چلتی ہی تو چل

دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری
فکر فردا کی نکر دیکھ لیا جائیگا کل

یاد آئینۂ رخسار سے حیرت ہو مجھے
گوشۂ قبر نظر آئے مجھے شیش محل

میزبان بنکے نکیرین کہین گھر ہی ترا
نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہونا بیکل

رخ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا
میرے ہمراہ چلے راہ عدم مین مشعل

حذف ہون میرے گناہان ثقیل و خفیف
آئین میزان مین جب افعال صحیح و معتل

میری شامت سے ہوا رستہ گیسوے سیاہ
عارضِ شاہدِ محشر ہوا گر حسنِ عمل

صفِ محشر میں رہے ساتھ ہو تیرا املح
ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ غزل

کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ
سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل

## قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر سلمہ اللہ القدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا
جسکا ہر شعر ہے گلزار جنان کا اک گل

ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر
مدحِ محبوب ہے مثلِ شمع سنبل ناصر گل
۱۲ھ ۹

تمت

## تقریظ دلپذیر از فصیح و بلیغ بےمثل و بےنظیر باب مدینۃ العلم جناب منشی امیر احمد لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلی القاب

## نواب رئیس رامپور زاد اقبالہم مادام الازمنۃ والدہور

مرے محسن نے کیسے مضمون نعت میں لکھے
کہ ہر مصرع سے جلوہ ہے عیاں حسن طبیعت کا

عجب ہے آب و تاب اشعار میں لوگ کہتے ہیں
عروسِ فکر کے سر سے بندھا سہرا فصاحت کا

عرق ریزی ہے طبع پاک کی یا دُر فشانی ہے
بھرا ہے گوہر شہوار سے دامن بلاغت کا

ہوئی صبح تجلی سے تجلی طور کی روشن
سراپا ڈھل گیا ہے نور کے سانچے میں حضرت کا

چراغ کعبہ کو قندیل کیسے عرش اعظم کی
کہ روشن آس میں ہے مضمون معراج رسالت کا

تعلّی کہہ رہی ہی یہ مضامین قصیدہ مین
کہ زور اللہ نے بخشا قلم کو دست قدرت کا

خبر لی اونچے اونچے شاعرونکی طبع عالی نے
مٹایا رنگ بیدل کی طرح اس نے نام شوکت کا

ہر اک مضمون یہ کہتا ہی مشام حور جنت کو
نہین ممکن پھول مین ہون عطر گلہای ہر اک بیت کا

جہانسے دیکھیے اشعار کو معلوم ہوتا ہی
کہ موجین مارتا ہی سامنے دریا سلاست کا

اثر یہ نعت محبوب الٰہی نے دکھایا ہی
برستا ہی ہر اک صفحے پہ گویا ابر رحمت کا

نظر آتا ہی یان تشبیہ مین تنزیہ کا عالم
تعالی اللہ کثرت مین ہی پیدا رنگ وحدت کا

جو ہو فردوس کا مشتاق کہہ دو وہ یہان آئے
کہ جو قطعہ ہی اس مین قطعہ ہی گلزار جنت کا

لکھا جو شعر ہاتھ آیا صلے مین روضۂ رضوان
شگفتہ خامۂ سید بہار آراستہ ہی باغ جنت کا

مہک سے سخن مین پھیل جائے کیون نہ پھولونکی
کہ ہی عطر بلاغت سے بھرا اک شیشہ فصاحت کا

لپک کر فکر کی شاخونسے جو مضمون آتا ہی
وہ پھل ہی نخل محبوب الٰہی کی محبت کا

لکھی تاریخ امیر اس نعت کی مجھ سے کسی نے
جو صفحہ ہی وہ اک سیپارہ ہی شفاعت کا
۱۳۰۱ھ

احمد بے ثنائش و احمد را ستائش کہ کتاب برکت انتساب مقبول آشفتہ دلان گیسوی محمدی و مطبوع شیفتہ طبعان روی احمدی باعث سرور و راحت اعنی سنبلستان جنت در مطبع نامی واقع لکھنؤ بماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ھ باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد طبع گردیدہ ۰ لالو حصہ سے علی گردید

# اشتہارات

## آفتاب نجوم

م نجوم و رمل وجفر تیرہ سو برس سے بالکل بیکار
غیر مذاہب اسکے معتقد ہین اونکے واسطے یہ
فید ہے قیمت فی جلد ۸/ محصولڈاک ۲/

## ئی وارستہ (معروف بہ) مصطلحات الشعرا

ب کا نام تو ہر علم دوست نے ضرور ہی سنا ہوگا
ہے کہ جسقدر لغت کی کتابین ہین اونکے مولفون
م ہونگے جو سندین مصطلحات کو نہ لائے ہونگے مگر مثل عنقا
ئے ہم بھی مصطلحات کا سننے تھے ور سبب عدم دستیابی
ئے دیدار سے محروم رہجاتے تھے اب بفضل خدا اسی یہ کتاب
درجہ طبع ہوگئی قیمت فی جلد ۴/ محصولڈاک ۲/

## تالیف سلیمانی

تا و تعویذات ونسخہائے مجربہ مین شائقین کے
الق قدر ہے اس مجموعہ مین پانچ رسالے ہین
۱۰/ قیمت مجموعہ ۱۱/ محصولڈاک ۲/

## سپہ سالار مسعود غازی

ی سے شاید کوئی ایسا شخص ہو جو
، مختصر تاریخ حضور کی غزوات کی ہے
بلد ۲/ محصولڈاک ۱/

## تریاق اکبر

ظاہر ہے کہ یہ کتاب طب کی ہے مگر اس کے
نے بڑی خوبی سے اول آداب مباشرت
ن معاشرت بتائے ہین اور جسقدر امراض
ن اور عورتون کو بسبب ناواقفی کے مثل سوزاک
شک وغیرہ پیدا ہو جاتے ہین یا جو کچھ اسکے متعلق
م ہوا اوسکو بڑی شرح وبسط سے مع علاج

لکھدیا ہے قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۱/

## عطر بہار

یہ کتاب بہار دانش کا خلاصہ ہے - ایسی خوبصورتی
سے خلاصہ کیا ہے کہ دیکھنے کے تعلق ہے تعریف کی
گنجائش نہین قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۱/

## مصطلحات اردو

کہان ہین اردو زبان کے شیدا کدہر ہین اردو
محاورات کے فریفتہ یہ کتاب خاص لکھنؤ اور دہلی کے
محاورات مین ایسی تالیف ہوئی ہے کہ کچھ شعرا ہی کے
واسطے ایسی کتاب کی ضرورت نہ تھی بلکہ نثار کے
واسطے بہی یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے - مولف
دام فیوضہ نے زائد کمال یہ کیا ہے کہ جو محاورہ لکھا ہے
اوسپر شعرا کے اشعار بہی سند کیواسطے لکھدیے ہین
قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۳/

## مجمع الحسنات (فی ذکر) اشرف الکائنات

یہ مجموعہ زبان اردو مین سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی عمدہ تاریخ ہے قیمت ۸/ محصولڈاک ۱/

## التماس

یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے پر یا بذریعہ
ویلوپے ایبل ارسال ہو سکتی ہین فہرست کلان
کتب وغیرہ کی بہی مع تشریح قیمت موجود ہے
شائقین کو عند الطلب بلا قیمت - / کا ٹکٹ
بہیجنے سے بیرنگ ارسال ہوتی ہے -

المشتہر

ولی اللہ منیجر مطبع نامی لکھنؤ